سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(سوموار17، منگل18، بدھ19، جمعرات20، جمعۃ المبارک21۔مارچ2014)

(یوم الاثنین15، یوم الثلاثاء16، یوم الاربعاء17، یوم الخمیس18، یوم الجمع19۔ جمادی الاوّل1435ھ)

سولھویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد7(حصہ دوم): شمارہ جات : 7تا11

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتواں اجلاس

سوموار،17۔مارچ2014

جلد 7:شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	602
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	604
3۔	نعت رسول مقبولﷺ	605
	پوائنٹ آف آرڈر	
4۔	جنوبی پنجاب کوالگ صوبہ بنانے کے لئے تشکیل دی گئی کمیٹی میں حزب اختلاف کے معزز ممبران کوبھی شامل کرنے کا مطالبہ	606

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)	
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	608
6۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	650
	تحاریک استحقاق	
7۔	ای ڈی او ہیلتھ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا معزز ممبر اسمبلی کو گالیاں دینا (۔۔۔جاری) ------------	660
	توجہ دلاؤ نوٹس	
8۔	گوجرانوالہ: لیڈی ڈاکٹر کے گھر ڈکیتی کی واردات کی تفصیلات ------------	661
9۔	ضلع ڈیرہ غازیخان: 20 خواتین کا اغواء برائے تاوان بے حرمتی سے متعلقہ تفصیلات ------------	663
	پوائنٹ آف آرڈر	
10۔	پاکستان میں امپورٹ ہونے والی گاڑیوں کے مالکان کو محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے ہاتھوں لٹنے کا انکشاف ------------	667
	تحاریک التوائے کار	
11۔	حکومت پنجاب کی طرف سے شیخ زید ہسپتال لاہور کا بجٹ آدھا کرنے سے ہسپتال مطلوبہ سہولیات سے محروم (۔۔۔جاری) ------------	670
12۔	پنجاب میں پنجاب ٹیکنیکل بورڈ لاہور واحد ادارہ ہونے کی وجہ سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	671
13۔	ایل ڈی اے ایک مضبوط ادارہ ہونے کے باوجود شہر میں اپنے اہداف حاصل کرنے میں ناکام (۔۔۔جاری) ------------	672
14۔	لاہور، محکمہ مال کی راوی ٹاؤن رجسٹری برانچ کا عملہ کرپشن، رشوت اور لوٹ مار میں سرگرم عمل (۔۔۔جاری) ------------	672
15۔	کنزیومر کورٹس کے حوالے سے عوام کی آگاہی کے لئے ڈسٹرکٹ کونسلوں کو دیا گیا کروڑوں روپے کا فنڈ ضائع ہونے کا خدشہ ------------	674

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	اسلامی نظریاتی کونسل کا ڈی این اے ٹیسٹ کو حتمی ثبوت	16۔
676	نہ ماننے سے سنگین جرائم میں اضافہ ------------	
	چلڈرن ہسپتال لاہور میں بون میر وٹرانسپلانٹ سنٹر کا قیام عمل	17۔
679	نہ لانے سے تھیلیسیمیا کے مریضوں میں اضافہ ------------	
	یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا کے لئے خریدی گئی زمین پر	18۔
680	ارباب اختیار کی بدنیتی کی بناء پر مزید بیس کروڑ روپے کی ادائیگی ------------	
	پنجاب ہائر ایجوکیشن اور رجسٹرار یونیورسٹی آف گجرات کی باہمی چپقلش	19۔
	کی بناء پر مرے کالج سیالکوٹ کے بی ایس پروگرام کے دو ہزار طلباء کے	
681	مستقبل کو خطرہ ------------	
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
682	قبل از بجٹ بحث ------------	20۔
	پوائنٹ آف آرڈر	
	مظفر گڑھ کی رہائشی لڑکی سے گینگ ریپ کی انکوائری رپورٹ	21۔
686	ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	
689	کورم کی نشاندہی ------------	22۔
	منگل،18۔مارچ2014	
	جلد 7: شمارہ 8	
691	ایجنڈا ------------	23۔
693	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	24۔
694	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	25۔
	پوائنٹ آف آرڈر	
695	پنجاب اور صوبائی دارالحکومت لاہور میں سنگین جرائم میں دن بدن اضافہ ------------	26۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ زراعت)	
27۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	697
28۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	729
29۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	746
	تحاریک استحقاق	
30۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	751
	تحاریک التوائے کار	
31۔	آزاد کشمیر کے میڈیکل سٹوڈنٹس کے لئے پنجاب میں مسلسل میڈیکل کی نشستیں بڑھانے سے پنجاب کے میڈیکل سٹوڈنٹس کو پریشانی کا سامنا ------------	756
32۔	حکومتی عدم توجہ کے باعث تجارتی مرکز انار کلی لاہور کے مسائل میں اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	758
33۔	محکمہ سکولز ایجوکیشن کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے آٹھویں کلاس کے طلباء وطالبات نئے سلیبس سے محروم (۔۔۔جاری) ------------	759
34۔	شوگر ملز مالکان کی جانب سے کرشنگ سیزن لیٹ کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	760
35۔	سرکاری تعلیمی اداروں کی لاپرواہی کی بناء پر پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی من مانیاں ------------	762
36۔	فوڈ اتھارٹی اور دیگر حکومتی اداروں کے عملہ کی ملی بھگت سے اشیائے خورد و نوش میں روز بروز اضافہ ------------	764
37۔	ایل ڈی اے سٹی ہاؤسنگ سکیم میں اسٹیٹ ایجنٹوں و سرمایہ داروں کا قبضہ اور درمیانے طبقے کے لوگ اپنے حق سے محروم (۔۔۔جاری) ------------	768
38۔	پنجاب ایجوکیشن اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز کے عدم رابطہ کی وجہ سے ہزاروں طلباء وطالبات مشکلات کا شکار (۔۔۔جاری) ------------	769

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
771	ایڈن ڈویلپرز لاہور کا ایڈن ہاؤسنگ سکیم فیروزپور روڈ کے نام پر ہزاروں لوگوں کو لوٹنا(۔۔۔جاری)	39۔
	تحاریک استحقاق(۔۔۔جاری)	
775	ای ڈی او ہیلتھ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا معزز ممبر اسمبلی کو گالیاں دینا(۔۔۔جاری)	40۔
	پوائنٹ آف آرڈر	
776	خیبر پختونخوا میں سکھ کمیونٹی کو تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ	41۔
	قرارداد یں(مفاد عامہ سے متعلق)	
778	پرائیویٹ رہائشی سکیموں کی دھوکا دہی کو روکنے کے لئے ڈویلپمنٹ اتھارٹیز سے جاری کئے گئے این او سی کی کاپی اشتہار کے ساتھ پرنٹ کرنے کا مطالبہ	42۔
782	صوبہ کے تعلیمی اداروں کے طلباء وطالبات کو ناگہانی آفت سے بچانے کے لئے بیسک لائف سپورٹ اینڈ سیفٹی کی ٹریننگ کو لازمی قرار دینا	43۔
783	سرکاری سکولوں میں طلباء وطالبات پر اساتذہ کے تشدد کے حوالے سے قانون سازی کا مطالبہ	44۔
784	پبلک مقامات پر سکیورٹی کے انتظامات بہتر کرنے کا مطالبہ	45۔
785	ایم این ایز کی طرز پر ایم پی ایز کو بلیو پاسپورٹ جاری کرنے کا مطالبہ	46۔
	پوائنٹ آف آرڈر(۔۔۔جاری)	
785	پنجاب اور صوبائی دارالحکومت لاہور میں سنگین جرائم میں دن بدن اضافہ(۔۔۔جاری)	47۔
	بدھ، 19۔مارچ2014	
	جلد 7: شمارہ 9	
795	ایجنڈا	48۔
797	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	49۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
50۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	798
	حلف	
51۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف ------------	799
	پوائنٹ آف آرڈر	
52۔	خیبر پختونخوا میں سکھ کمیونٹی کو تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	800
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
53۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	802
54۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	837
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
55۔	مسودہ قانون تولیدی، میٹرنل، نومولود و چائلڈ ہیلتھ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	861
56۔	جناب قائم مقام سپیکر کی رولنگ ------------	862
	تحاریک استحقاق	
57۔	ڈی ایف او بھکر کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار (۔۔۔جاری) ------------	870
58۔	کالم نویس ڈاکٹر صفدر محمود کے معزز ممبران اسمبلی کے خلاف ہتک آمیز اور بے بنیاد الزامات ------------	870
	تحاریک التوائے کار	
59۔	لاہور میں اغواء اور کار چھیننے کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	877
60۔	مزنگ لاہور کے رہائشی عبدالحمید کی بیٹی ماریہ جہیز نہ لانے کی بناء پر سسرال کے ہاتھوں قتل (۔۔۔جاری) ------------	880
61۔	سرگودھا محکمہ اوقاف کے یونٹ نمبر 30 چک شمالی 43 کی دکانوں پر محکمہ کی ملی بھگت سے بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری) ------------	883

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
62۔	چوبرجی تایتیم خانہ لاہور سے ملحقہ قبرستانوں میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو میت دفنانے میں مشکلات کا سامنا(۔۔۔جاری) ------------	891
63۔	کورم کی نشاندہی ------------	892
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
64۔	قبل از بجٹ بحث(۔۔۔جاری) ------------	898

جمعرات،20۔مارچ2014

جلد 7: شمارہ 10

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
65۔	ایجنڈا ------------	914
66۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	916
67۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	917
	سوالات (محکمہ مال وکالونیز)	
68۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	918
69۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	957
	رپورٹیں (جو ایوان میں پیش ہوئیں)	
70۔	تحریک استحقاق نمبر 10 بابت سال 2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	968
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
71۔	تحاریک استحقاق کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع------------	968
	پوائنٹ آف آرڈر	
72۔	12۔مارچ2014 کو ایوان میں پیش ہونے والے نشان زدہ سوال نمبر 524 کے درست جواب کی فراہمی ------------	969

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
73۔	ضلع ننکانہ صاحب: آٹھویں جماعت کے طالب علم سے زیادتی کے مرتکب ملزمان کی گرفتاری و دیگر تفصیلات ------------	972
74۔	قصور: کوٹ رادھا کشن میں شوگر ملز میں ڈکیتی اور دیگر تفصیلات ------------	973
	تحاریک التوائے کار	
75۔	ضلعی حکومت لاہور کی جانب سے انتہائی خطرناک قرار دی گئیں 267 فیکٹریوں کی منتقلی کو ایک بار پھر نظر انداز کرنا (---جاری) ------------	978
76۔	مال روڈ لاہور پر سر بمہر پلازے کی چیف سیکرٹری کی اجازت کے بغیر دوبارہ تعمیر جاری (---جاری) ------------	979
77۔	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹوں کی فراہمی میں گھپلوں کا انکشاف (---جاری) ------------	980
78۔	فروٹ و سبزی منڈی لاہور کو لکھوڈیر منتقل کرنے سے آڑھتیوں اور لوگوں کو پریشانی کا سامنا ------------	982
79۔	لاہور کی ڈسپنسریوں اور بنیادی، دیہی مراکز صحت میں ادویات نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------	989
80۔	لارج سٹی پیکج کے تحت چار بڑے شہروں کا ترقیاتی بجٹ سٹی گورنمنٹ لاہور کو جاری کرنا (---جاری) ------------	989
81۔	فارڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ سرگودھا نے نااہل عملہ کی وجہ سے حکومت کو سالانہ کروڑوں روپے نقصان کا انکشاف (---جاری) ------------	991
82۔	محکمہ صحت کی عدم توجہ اور لاہور کے ہسپتالوں کی انتظامیہ کی نااہلی کے باعث ویسٹ تلف نہ کرنے کی وجہ سے موذی امراض میں اضافہ (---جاری) ------------	995
83۔	پانی کے بلوں میں اضافہ سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا ------------	996

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
84۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	998
	مسودہ قانون (جوزیر غور لایا گیا)	
85۔	مسودہ قانون تولیدی، میٹرنل، نومولود و چائلڈ ہیلتھ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2014 ------------	999
	بحث	
86۔	قبل از بجٹ بحث (۔۔۔جاری) ------------	1006
	جمعتہ المبارک، 21۔مارچ2014	
	جلد 7: شمارہ 11	
87۔	ایجنڈا ------------	1078
88۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1080
89۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	1081
	سوالات (محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات)	
90۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1082
91۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1105
	تحاریک التوائے کار	
92۔	لاہور میں ادارے کی غفلت کی وجہ سے ون ویلنگ کے واقعات کے نتیجے میں ہلاکتوں میں اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	1122
93۔	محکمہ صحت کی عدم توجہ کی وجہ سے لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی کمی کے باعث مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	1123
94۔	محکمہ آبپاشی کے افسران کا ورک چارج کے نام پر سالانہ کروڑوں روپے کا حکومتی خزانے کو نقصان پہنچانا ------------	1124

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
95۔	ٹولنٹن مارکیٹ لاہور میں بیمار جانوروں کی کھلے عام فروخت جاری ------------	1125
96۔	پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین کی ابتر حالت ------------	1126
97۔	پنجاب کے ہسپتالوں میں آڈیالوجسٹ کی عدم دستیابی ------------	1127
98۔	ملتان فیصل آباد موٹروے کی تعمیر میں استعمال ہونے والی بھاری مشینری سے جنوبی پنجاب کی تباہ ہونے والی سڑکات کا متعلقہ ٹھیکیدار سے مرمت کروانے کا مطالبہ ------------	1128
99۔	نارروال تا مرید کے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا ------------	1129
	سرکاری کارروائی	
100۔	قبل از بجٹ بحث (۔۔۔جاری) ------------	1134
101۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	1233
102۔	انڈکس	

602

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 17۔مارچ2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

پری بجٹ بحث

514

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

سوموار،17۔مارچ2014

(یوم الاثنین،15۔جمادی الاوّل1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 4بج کر7منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ
نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾
مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿١٩﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿٢٠﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ
الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

سورة الرَّحمٰن آیات14 تا 27

اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا(14)اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا(15) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(16)وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)(17)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(18)اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(19) دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے(20)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(21)دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (22)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(23)اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(25)جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے (26)اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
محمد مصطفیٰ کے عشق میں ہر آنکھ پُرنم ہے
یہ دیکھا ہے محبت کا اثر طیبہ کی گلیوں میں
سلام اُن پر درود اُن پر، درود اُن پر سلام اُن پر
وظیفہ ہے یہی شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
برستا نُور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

جنوبی پنجاب کو الگ صوبہ بنانے کے لئے تشکیل دی گئی کمیٹی میں حزب اختلاف کے معزز ممبران کو بھی شامل کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کو الگ صوبہ بنانے کے لئے حکومت نے دو تین دن پہلے ایک بہت بھاری بھر کم کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں بیوروکریٹس، ریٹائرڈ جج، دانشور، صحافی، ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان بطور ممبر شامل کئے گئے ہیں۔میں انتہائی افسوس سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس کمیٹی میں حزب اختلاف کا کوئی ممبر شامل نہیں ہے۔اس وقت وزیر قانون تشریف فرما نہیں ہیں تو میں آپ کی وساطت سے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ اس معاملہ پر تمام پارٹیوں کا consensus build up ہونا چاہئے۔یہ ایک اہم اور دیرینہ issue ہے جس پر اس ایوان کی طرف سے ایک متفقہ قرارداد بھی پاس ہو چکی ہے۔اگر اس قرارداد پر کوئی عملدرآمد ہونے جا رہا ہے تو اس علاقے سے تعلق رکھنے والے حزب اختلاف کے معزز ممبران جو کہ وہاں سے منتخب ہو کر آئے ہیں ان کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیا جائے اور ان کی آراء حاصل کر لی جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔اس طرح اس کا عملدرآمد زیادہ مؤثر ہو گا۔میں آپ کی وساطت سے حکومتی بنچوں سے یہ کہوں گا اس روایتی اور گھسے پٹے سیاست کے انداز کو نہ اپنایا جائے کہ حزب اختلاف کو بالکل آپ نے دیوار کے ساتھ لگا کر رکھنا ہے اور کسی معاملے پر بھی انہیں on board نہیں لینا۔اب اس انداز کو بدلنا چاہئے۔حزب اختلاف کے معزز ممبران جن میں جماعت اسلامی کے ڈاکٹر سید وسیم اختر، ہمارے پانچ چھ ممبران، علی رضا دریشک، احمد علی دریشک، جاوید انصاری اور سردار شہاب الدین خان کو شامل کیا جائے۔اس کمیٹی میں حزب اختلاف کے معزز ممبران کو لازماً شامل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!وزیر قانون تشریف لاتے ہیں تو پھر اس پر بات کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ میاں محمود الرشید صاحب نے جو بات point out کی وہ بہت اہم ہے۔ پچھلے tenure میں پورے ایوان نے جس میں تمام سیاسی پارٹیوں کے نمائندے موجود تھے consensus کے ساتھ دو قرار دادیں پاس کی تھیں۔پہلی قرار داد یہ تھی کہ جنوبی پنجاب کو صوبہ بنایا جائے اور دوسری قرار داد میں کہا گیا کہ بہاولپور صوبہ کو بحال کیا جائے۔یہ دونوں قرار دادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں اور پھر Federation کو refer کر دی گئیں۔یہ خوش آئند بات ہے کہ آٹھ نو مہینے گزرنے کے بعد اس کا خیال آ گیا ہے تو میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔میں میاں محمود الرشید کی بات کو second کرتا ہوں کہ حزب اختلاف کے معزز ممبران کو اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔میں یہ بات بھی عرض کروں گا کہ اس کے اندر بہاولپور صوبے کی بحالی کو incorporate کیا جائے۔ پچھلے tenure میں اتفاق رائے سے جو قرار داد پاس ہوئی تھی اس کا یہی مقصد ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!میں قائد حزب اختلاف کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ پنجاب حکومت کو اپنی روش بدلنی چاہئے۔اگر ملکی صورت حال پر اور دہشت گردی کے حوالے سے قابل احترام وزیر اعظم پاکستان تمام سیاسی پارٹیوں کو اعتماد میں لے سکتے ہیں تو پنجاب حکومت جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے جیسے اہم issue پر حزب اختلاف کو اعتماد میں کیوں نہیں لیتی؟ میری آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہو گی کہ اس کمیٹی میں تمام سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کو شامل کیا جائے اور ان کی آراء حاصل کی جائیں۔ پچھلے tenure میں اس مقدس ایوان نے جنوبی پنجاب اور بہاولپور کو صوبہ بنانے کے لئے قرار دادیں پاس کی ہیں تو ان پر عملدرآمد کیا جانا چاہئے۔بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: پہلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 741 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی: محکمہ فشریز میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*741: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ فشریز ضلع وہاڑی میں تعینات ملازمین کے نام، عہدے، تعلیمی قابلیت اور گریڈ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ محکمے میں ملازمین کی کتنی اسامیاں کونسی اور کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے دفتر کی چار دیواری مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مچھلی چوری ہونے کا عمل جاری ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے بجٹ میں محکمہ کی چار دیواری اور ٹربائن کے لئے 54لاکھ کی رقم مختص کی گئی تھی، مگر ابھی تک صرف 8لاکھ کی رقم ریلیز کی گئی ہے اگر یہ درست ہے تو حکومت کب تک بقایا رقم ریلیز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف)

نام افسر/اہلکار	عہدہ	سکیل	تعلیمی قابلیت
1۔عابدہ سعید	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز	17	ایم ایس سی زوآلوجی، ایم ایس فشریز سائنس (ساؤتھ کوریا)
2۔اخلاق احمد	سینئر کلرک	09	میٹرک
3۔محمد اظہر	فشریز سپروائزر	06	ایف ایس سی
4۔محمد اسماعیل	ڈرائیور	04	پرائمری
5۔مختار احمد	ٹیوب ویل مکینک	03	پرائمری

6۔محمد نواز	فشریز واچر	01	مڈل
7۔غلام مصطفیٰ	فشریز واچر	01	مڈل
8۔مظہر حسین	فشریز واچر	01	میٹرک
9۔سمیع اختر	فشریز واچر	01	میٹرک
10۔ممتاز احمد	فشریز بیلدار	01	پرائمری
11۔سلیم اختر	فشریز بیلدار	01	پرائمری
12۔شاہد رسول	نائب قاصد	01	میٹرک
13۔محمد افضل	چوکیدار	01	پرائمری

(ب)

اسامی	سکیل	منظور شدہ تعداد	حاضر آمدہ	کب سے خالی
1۔اسسٹنٹ وارڈن فشریز	11	01	---	From 07-12-12
2۔فشریز سپر وائزر	06	02	01	From 01-05-13
3۔فشریز واچر	01	08	04	From 01-12-12
				From 19-04-10
				From 08-02-10
				From 01-03-10

(ج) دفتر کی چار دیواری ابھی مکمل نہ ہے۔اس ترقیاتی سکیم پر ابھی کام جاری ہے۔ جبکہ مچھلی چوری نہ ہو رہی ہے مچھلی کی شفٹنگ نرسری یونٹ پر ٹیوب ویل کی خرابی کی وجہ سے کی گئی۔

(د) ج ہاں یہ درست ہے کہ پچھلے بجٹ میں چار دیواری اور ٹربائن کے لئے 8لاکھ روپے جاری کئے گئے تھے۔بقایا رقم اس سال ملنے کا امکان ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ملازمین کی کتنی اور کون سی اسامیاں خالی ہیں ؟اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اسسٹنٹ وارڈن فشریز، فشریز سپر وائزر اور فشریز واچر کی کل گیارہ منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے پانچ اسامیاں پُر ہو چکی ہیں اور چھ اسامیاں خالی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سوال 2013 میں کیا گیا تھا تو یہ اسامیاں ابھی تک خالی کیوں ہیں اور حکومت ان اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! گریڈ 16 سے اوپر کی اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوا دی گئی ہیں اور وہ advertise بھی ہو گئی ہیں تو انشاء اللہ اُن اسامیوں پر جلد appointment ہو جائے گی۔ باقی اسامیوں کی بھرتی پر ابھی

پابندی ہے۔ ہم نے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو لکھ کر بھیجا ہے وہاں سے اجازت لے رہے ہیں اُن پر بھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ جلدی بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ پچھلے بجٹ میں محکمہ کی چار دیواری اور ٹربائن کے لئے 54لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی مگر 8لاکھ روپیہ release کیا گیا۔ صورتحال یہ ہے کہ جب قسطوں میں رقم release کی جاتی ہے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ چیزوں کی قیمت بڑھ جاتی ہے تو جو منصوبہ 54لاکھ روپیہ میں مکمل ہونا ہوتا ہے وہ 56لاکھ روپیہ یا اس سے بھی زیادہ مالیت میں مکمل ہوتا ہے۔ میں آج on the floor of the House وزیر موصوف کی یقین دہانی چاہتی ہوں کہ کیا آنے والے وقت میں اس منصوبہ کے لئے پوری رقم مختص کی جائے گی اور ساتھ ہی یہ رقم release بھی کر دی جائے گی یا اُس کے لئے ہمیں آئندہ بجٹ کا انتظار کرنا پڑے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! نصف چار دیواری مکمل ہو چکی ہے اور باقی انشاء اللہ تعالیٰ اسی مالی سال میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1226 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*1226: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا، کہاں کہاں ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور یہ جنگل کون کون سے درختوں پر مشتمل ہے؟

(ج) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران اس ضلع میں کتنی رقم سالانہ شجرکاری پر خرچ ہوئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کون کون سے درخت شجرکاری میں لگائے گئے؟

(ہ) کیاان سالوں کے دوران محکمہ نے پرائیویٹ افراد/کسانوں کو پودے فراہم کئے تو کتنے اور کون کون سے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 105087 ایکڑ پر محیط ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	رقبہ (ایکڑ)
1	ٹلہ RF	23388
2	جلالپور UCF	13972
3	کانڈل UCF	4710
4	روہتاس UCF	1484
5	لہڑی RF	11968
6	بٹالی دھیر UCF	519
7	جنڈی RF	5345
8	گراٹ RF	2084
9	پنیالہ RF	1332
10	نیلی RF	17214
11	بریالی RF	8253
12	ساکر RF	930
13	بن اسماعیل RF	1237
14	بجوالہ 38 SEC	913
15	رھنا 38 SEC	42
16	چبوترہ 38 SEC	144
17	خالصہ اندان 38 SEC	238
18	ملک پور Resume Land	392.50
19	شاہ کمیر Resume Land	400.50
20	بیلہ پیراغائب RF	1066
21	بیلہ ساگرپور RF	64
22	سمبلی ساؤتھ UC	1313
23	ڈنڈوت UC	8078
	میزان	105087.00

(ب) ضلع جہلم میں محکمہ جنگلات کا ایریا 105087 ایکڑ ہے اور اس میں پاپلر، ہنتھا، سفیدہ، پلاہی، کیکر، بیر، شیشم وغیرہ کے پودے پائے جاتے ہیں۔

(ج) ضلع جہلم میں12۔2011تا13۔2012میں جتنی رقم خرچ کی گئی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	رقم
2011-12	2126125/-
2012-13	6976733/-

(د) ضلع جہلم میں12۔2011تا13۔2012کے دوران سفیدہ، کیکر، پلاہی، بیر کے پودہ جات کی شجرکاری کی گئی ہے۔

(ہ) ضلع جہلم میں پرائیویٹ افراد کسانوں کو درج ذیل تعداد میں پودے فراہم کئے گئے۔

2011-12		2012-13	
موسم مون سون	30430عدد	موسم مون سون	36374عدد
موسم بہار	25260عدد	موسم بہار	45645عدد

نیز کیکر، بیر، پلاہی، سفیدہ وغیرہ کے پودہ جات فراہم کئے گئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب کے جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ ضلع جہلم میں13-2012 ,12-2011 میں جتنی رقم خرچ کی گئی ہے اُس کی تفصیل درج ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے پودہ جات اپنے ہوتے ہیں تو یہ اتنا خرچہ کس چیز پر ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! وہاں850ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی گئی ہے جس کے لئے تیل اور بہت زیادہ لیبر کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ سارے اخراجات ریکارڈ پر موجود ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جز(د) میں جواب دیا ہے کہ ضلع جہلم میں ,12-2011 13-2012 کے دوران سفیدہ، کیکر، پُھلاہی، بیر کے پودہ جات کی شجرکاری کی گئی ہے۔ اسی طرح انہوں نے جز(ہ) میں بھی جواب دیا ہے کہ ضلع جہلم میں پرائیویٹ افراد/کسانوں کو درج ذیل تعداد میں پودے فراہم کئے گئے۔ میں مذکورہ جزہائے بالا کے حوالہ سے وزیر موصوف سے ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے شجرکاری پر رقم تو خرچ کر دی لیکن ان پودوں کی دیکھ بھال کا کوئی طریقہ نہیں ہے تو میں ان سے ان پودوں کی دیکھ بھال کا طریقہ پوچھنا چاہوں گی کیونکہ وہاں فیلڈ میں کبھی کوئی مالی یا کوئی اور افسر ہمیں نظر نہیں آیا اور مختلف نرسریوں میں پودوں کے ریٹ مختلف کیوں ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! نرسریوں کے پودہ جات کے ریٹ طے شدہ ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ہم شجر کاری کرتے ہیں تو محکمہ کا فرض اُن پودہ جات کی نگرانی اور پرورش کرنا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ میرا اپنا علاقہ ہے وہاں پر لوگ لکڑیاں جلاتے ہیں۔ وہاں پر پُھلاہی تو بالکل ناپید ہو چکی ہے۔ جیسے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی پُھلاہی کاشت کی، اگر انہوں نے اتنی پُھلاہی کاشت کی اور اُس کا انہوں نے خیال بھی کیا تو اُس پُھلاہی نے کیوں نہ grow کیا کیونکہ پُھلاہی کو grow کرنے میں بڑا عرصہ لگتا ہے۔ وہاں پر لوگ کیکر اور پُھلاہی جلاتے ہیں۔ یہاں پر میرے بڑے معزز ساتھی جناب نذر حسین گوندل صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس بات کی گواہی دیں گے وہاں پر میرا اپنا بھی رقبہ ہے، میری فیملی کا رقبہ بھی ہے اور وہاں پر گورنمنٹ کا بھی رقبہ ہے۔ آپ یقین کریں کہ وہاں پہ پہاڑ ننگے ہو چکے ہیں اور وہاں کسی قسم کا کوئی پودا نہیں ہے۔ اگر پودے لگائے گئے ہیں اور اُن کا خیال بھی کیا گیا ہے تو پھر وہاں پر پودے کیوں نہیں ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب! وہاں پر پودے نہیں ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! 13-2012 میں وہاں پر پودے لگائے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ایک سال میں تو پودے اتنے بڑے نہیں ہو جاتے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ ان کے جواب کی تاریخ پڑھیں اور اس سے پچھلی حکومت بھی انہیں کی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اپنے کسی بندے سے کہہ کر وہاں کا visit کرا لیں۔ اگر وہاں پر یہ پودے موجود نہیں ہیں تو پھر وزیر موصوف اُس کا جواب دیں گے۔ محترمہ! آپ کا شکریہ، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1828 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1828: میاں طاہر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں گریڈ16اور اوپر کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان دفاتر کے سال12۔2011، 13۔2012اور14۔2013 کے اخراجات مدوار بتائیں؟

(د) ان دفاتر میں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) محکمہ جنگلات:

ضلع فیصل آباد میں جنگلات کے دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ناظم جنگلات فیصل آباد، فارسٹ سرکل گٹ والا، فیصل آباد

2۔ مہتمم جنگلات، فیصل آباد فارسٹ ڈویژن سمندری روڈ، فیصل آباد

3۔ نائب مہتمم جنگلات فیصل آباد فارسٹ سب ڈویژن فیصل آباد

4۔ نائب مہتمم جنگلات جڑانوالہ فارسٹ سب ڈویژن جڑانوالہ

5۔ امین جنگلات سمندری فارسٹ رینج سمندری

محکمہ جنگلی حیات:

ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلی حیات کے دفاتر درج ذیل مقامات پر ہیں:۔

1۔ ڈپٹی ڈائریکٹر وائلڈ لائف سائنسز گٹ والا، فیصل آباد

2۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر وائلڈ لائف، فیصل آباد ڈویژن گٹ والا فیصل آباد

3۔ ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر، فیصل آباد (گٹ والا فیصل آباد)

4۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر وائلڈ لائف، ریسرچ۔I، گٹ والا فیصل آباد

5۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر وائلڈ لائف، ریسرچ۔II، گٹ والا فیصل آباد

6۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر وائلڈ لائف، سنٹر، گٹ والا، فیصل آباد

7۔ ویٹرنری آفیسر، پنجاب وائلڈ لائف ریسرچ سنٹر، گٹ والا، فیصل آباد

محکمہ ماہی پروری:

ضلع فیصل آباد میں محکمہ ماہی پروری کے دفاتر:

1۔ دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز ضلع فیصل آباد

2۔ ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز ہیچری چک نمبر226ر۔ب ستیانہ روڈ فیصل آباد

(ب) محکمہ جنگلات:

گریڈ16اوراوپر کے کل06افسران کام کر رہے ہیں۔

محکمہ جنگلی حیات:

گریڈ16اوراوپر کے06افسران کام کر رہے ہیں۔

محکمہ ماہی پروری:

گریڈ16اوراوپر کے05افسران کام کر رہے ہیں۔

(ج) محکمہ جنگلات:

	Establishment	Operational
سال12–2011		
تنخواہ اور الاؤنسز	-/2,42,94,339روپے	دیگر اخراجات/6,74,006
سال13–2012		
تنخواہ اور الاؤنسز	-/2,64,16,509روپے	دیگر اخراجات-/10,86,500
سال14–2013		
تنخواہ اور الاؤنسز	/51,76,740روپے	دیگر اخراجات-/60,800
محکمہ جنگلی حیات		
سال12۔2011		
تنخواہ اور الاؤنسز	-/1,89,38,485روپے	-/32,71,656
سال13۔2012		
تنخواہ وا لاؤنسز	-/2,28,81,211روپے	دیگر اخراجات-/39,51,832
سال14۔2013		
تنخواہ اور الاؤنسز	-/87,70,166روپے	دیگر اخراجات-/4,69,441
محکمہ ماہی پروری		
سال12۔2011		
تنخواہ اور الاؤنسز	-/1,91,57,432روپے	دیگر اخراجات-/2,11,00,730
سال13۔2012		
تنخواہ اور الاؤنسز	-/2,01,90,465روپے	دیگر اخراجات-/2,21,51,026
سال14۔2013		
تنخواہ اور الاؤنسز	-/74,05,955	دیگر اخراجات -/1,32,89,968

(د) محکمہ جنگلات: فیصل آباد فاریسٹ ڈویژن میں اس وقت درج ذیل اسامیاں خالی ہیں:

نام اسامی	بنیادی سکیل	تعداد اسامی
سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر	BS-17	02
جونیئر کلرک	BS-07	03
ڈیمارکیشن داروغہ	BS-05	01
مالی	BS-01	01

نائب قاصد	BS-01	01
خاکروب	BS-02	02
فارسٹر	BS-11	07
فارسٹ گارڈ	BS-09	60

محکمہ جنگلی حیات: فیصل آباد ضلع میں اس وقت درج ذیل اسامیاں خالی ہیں:

نام اسامی	بنیادی سکیل	تعداد اسامی
ڈپٹی ڈائریکٹر وائلڈ لائف	BS-18	01
وائلڈ لائف سپر وائزر	BS-14	01
فیلڈ اسسٹنٹ	BS-06	01
وائلڈ لائف واچر	BS-05	02
ڈرائیور	BS-04	02

محکمہ ماہی پروری: فیصل آباد ضلع میں اس وقت درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نام اسامی	بنیادی سکیل	تعداد اسامی
فشریز ریسرچ اسسٹنٹ	BS-11	01
لیبارٹری سپر وائزر	BS-06	01
پائلٹ مشین آپریٹر	BS-05	01
فشریز بیلدار	BS-01	04
فشریز واچر	BS-01	01

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 2356 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: لکڑی چوری کے واقعات و دیگر تفصیلات

*2356: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع سرگودھا میں جنگلات کی لکڑی چوری کے کتنے واقعات ہوئے اور کتنے پرچے درج ہوئے؟

(ب) کتنی مقدار میں لکڑی چوری ہوئی اور چوری شدہ لکڑی کی مالیت کیا تھی؟

(ج) کتنی لکڑی کی برآمدگی ہوئی اور برآمد شدہ لکڑی کی مالیت کیا ہے، باقی ماندہ لکڑی کی مقدار بتائی جائے؟

(د) چوری کے ان واقعات میں محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع سرگودھا میں جنگلات کی چوری کے 2664 واقعات ہوئے اور 101 پرچہ ہائے پولیس درج ہوئے۔

(ب) ان سالوں کے دوران 11,878 درختان چوری ہوئے اور ان کی مالیت -/6,69,26,146 روپے ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران 907 درختان کی لکڑی برآمد ہوئی اس کی مالیت -/37,09,995 روپے ہے اور باقی ماندہ 10971 درختان کی بابت کارروائی بذریعہ پرچہ پولیس وسمری ٹرائل عدالت وانضباطی کارروائی برخلاف ملازمین کی گئی ہے۔

(د) ان سالوں کے دوران محکمہ جنگلات کے 125 ملازمین ملوث پائے گئے اور ان پر مبلغ -/2,31,59,408 روپے کی ریکوری عائد کی گئی جبکہ انہی ملازمین میں سے ریکوری کے علاوہ 10 ملازمین کو نوکری سے برخاست کیا گیا، 19 ملازمین کی سالانہ ترقی روکی گئی اور 12 ملازمین کی موجودہ تنخواہوں میں تنزلی کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) کے اندر کہا ہے کہ 11878 درخت چوری ہوئے اور ان کی مالیت -/6,69,26,146 روپے لکھی ہوئی ہے۔ اسی طرح اگر آپ جز(ج) میں چلے جائیں تو 907 درختوں کی لکڑی برآمد ہوئی اور -/37,09,995 روپے کی انہوں نے ریکوری کی۔ اگر جز(ب) کے اعداد و شمار کا حساب لگایا جائے تو جب درخت چوری ہوئے تھے تو فی درخت -/5634 روپے بنتے ہیں۔ اس کے بعد جو ریکوری کی گئی ہے اس کا فی درخت -/4090 روپے بنتے ہیں تو یہ فرق کس طرح آ گیا کہ جب ریکوری کی تو فی درخت قیمت کم ہو گئی ہے، یہ -/1600 روپے کا فرق کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! detail سے جواب دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب یہ پوچھ رہے ہیں کہ جب آپ نے ریکوری کی تو rate کیسے کم ہو گیا؟ آپ نے 907 درختاں کی لکڑی واپس کرائی ہے اور تقریباً 37 لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! باقی ماندہ ریکوری نہیں ہوئی ملزمان کے خلاف ایف آئی آرز رجسٹر ڈکرائی گئی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 11878 درختوں کی قیمت فی درخت -/5634 روپے بنتی ہے جن میں سے 907 درخت برآمد ہوئے ہیں جن کی قیمت فی درخت -/4090 روپے بنتی ہے تو rate کہاں سے اور کس طریقے سے نکالا گیا ہے کہ پندرہ سولہ سو روپے missing ہو رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے قیمتی لکڑی برآمد کر لی ہو گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ ان کو جواب دینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! درختوں کی عمر چھوٹی بڑی ہوتی ہے اور اقسام بھی مختلف ہوتی ہیں اس لئے ہر درخت کی مختلف قیمت ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ جب درخت چوری ہوتا ہے تو اس کی لکڑی کی قیمت access کر کے لگائی جاتی ہے اور جب ہم درخت کی چوری کی ریکوری کرتے ہیں تو اس کا original rate لگاتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کا rate کیسے نکالا جاتا ہے؟

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے fresh question کی آوازیں)

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!یہ fresh question ہے، یہ دوبارہ لے آئیں تو ہم پوری تفصیل ان کو بتادیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!اگلا ضمنی سوال ہے کہ جز(د) کے اندر یہ کہہ رہے ہیں کہ 125 ملازمین ملوث پائے گئے ان میں سے 10 ملازمین کو نوکری سے برخاست کیا گیا، 19 ملازمین کی سالانہ ترقی روکی گئی اور 12 ملازمین کی موجودہ تنخواہوں میں کمی کی گئی۔ یہ کل 41 ملازمین بنتے ہیں باقی 84 ملازمین کے ساتھ کیا ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب! باقی ملازمین کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر! باقی لوگوں کے خلاف محکمانہ انکوائری کی گئی اس میں وہ بری الذمہ قرار دیئے گئے اور ان کو معاف کر دیا گیا۔

ڈاکٹر مراد راس:کیا معاف کر دیا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!انکوائری میں وہ بُری الذمہ ہو گئے۔ ان کے اوپر جو الزام لگایا گیا تھا وہ غلط تھا۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!جز(د) کے جواب کے آغاز میں محکمہ نے لکھا ہے کہ 125 ملازمین ملوث پائے گئے ہیں۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ 125 کے اوپر کوئی شک یا الزام ہے بلکہ لکھا گیا ہے کہ ملوث پائے گئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ بقیہ 84 لوگوں کے ساتھ کیا کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب! کیا باقی 84 ملازمین اس میں بے گناہ قرار دیئے گئے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر! وہ بے گناہ ثابت ہوئے اور بری الذمہ کا مطلب یہی ہے کہ ان پر غلط الزام لگایا گیا تھا۔ اس کے بعد دوران انکوائری انہوں نے اپنی صفائی پیش کی اور اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب! وہ بے گناہ ہو گئے۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر! کیا ڈیپارٹمنٹ کو معاف کرنے کی اجازت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اگر کسی پر الزام ثابت ہی نہ ہو تو پھر وہ بے گناہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان کی wording آپ کے سامنے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ ملازمین ملوث پائے گئے ہیں لیکن وہ بتا رہے ہیں کہ محکمانہ انکوائری کی گئی جس میں 84 بندے ملوث نہیں پائے گئے تو ان کا حق بنتا ہے کہ ان کو معافی ملے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 11878 درختوں کی چوری ہوئی ہے اور ریکوری دس فیصد سے کم ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! باقی ریکوری کیوں نہیں ہوئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ریکوری کی گئی ہے اور باقیوں کے خلاف عدالتوں میں کیسز چل رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ کیس ان کے خلاف ہوئے تو ریکوری کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! فیصلہ کرنا عدالتوں کا کام ہے۔ اس میں منسٹر صاحب کیا کر سکتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! عدالتوں میں 84 لوگوں کو معافیاں دلوا رہے ہیں اور اس کے بعد دس فیصد سے کم ریکوری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، صدیق خان صاحب!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ سوال نمبر 2356 کا جز (الف) ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع سرگودھا میں جنگلات کی لکڑی چوری کے کتنے واقعات ہوئے اور کتنے پرچے درج ہوئے؟ ان کا جواب آیا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع سرگودھا میں جنگلات کی چوری کے 2664 واقعات ہوئے لیکن 101 پرچے درج ہوئے۔ میرا ان سے یہ سوال ہے کہ باقی لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز کیوں درج نہیں کی گئیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ایف آئی آرز ان کے خلاف درج کرائی جاتی ہیں جن کے خلاف محکمہ خود کارروائی نہیں کرتا اور ان سے ریکوری نہیں ہوتی باقی

لوگوں سے ریکوری کی گئی ہے۔اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ 101 ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں، باقی لوگوں کے خلاف محکمہ نے خود کارروائی کی ہے، جرمانہ عائد کیا ہے اور ریکوری کی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ جس وقت کوئی چوری کا واقعہ ہوتا ہے تو وہ cognizance offence بنتا ہے تو اس کی ایف آئی آر درج ہوتی ہے۔101 ایف آئی آرز انہوں نے درج کرائیں کیا یہ pick and choose کا معاملہ ہے کہ جس کے خلاف چاہا ایف آئی آر درج کرا لی اور جس کے خلاف چاہا جرمانہ ڈال کر پیسے لے لئے۔اس طرح تو چوری بڑھتی رہے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ہر بندے کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔ محکمہ جن کے خلاف خود کارروائی کرتا ہے اور ریکوری ہو جاتی ہے۔اس سے محکمہ خود جرمانہ وصول کرتا ہے اور جو جرمانہ نہیں دیتا اس کے خلاف ایف آئی آر درج ہوتی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ریکوری تو 90 فیصد ہونی چاہئے تھی لیکن ریکوری تو 10 فیصد ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ باقی 101 لوگوں سے ریکوری کر رہے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 2357 سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔جی، موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2357 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: لکڑی چوری کے واقعات و دیگر تفصیلات

*2357: **سردار وقاص حسن موکل:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2008 سے 2013 تک ضلع قصور میں محکمہ جنگلات کی لکڑی چوری کے درج شدہ مقدمات اور گرفتار ملزمان کی تعداد کیا تھی، کتنے مقدمات کے فیصلے ہوئے اور کتنے ملزموں کو قید اور جرمانے کی سزا ہوئی؟

(ب) کتنے ایسے مقدمات ہیں جن میں برآمدگی اور گرفتاری نہ ہو سکی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب آصف محمود ملک):

(الف) سال2008 سے 2013 تک ضلع قصور میں کل 471 مقدمات 1278 ملزمان کے خلاف مختلف پولیس سٹیشن ہائے میں اندراج ہیں۔ ان میں 1219 ملزمان گرفتار ہوئے۔ 27 مقدمات کا بذریعہ عدالت ہائے فیصلہ ہوا جن میں تین ملزمان کو قید کی سزا ہوئی اور45ملزمان کو جرمانے کی سزا ہوئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں18 مقدمات میں برآمدگی اور گرفتاری نہ ہو سکی۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!ضلع قصور میں کل مقدمات 471ہیں ان میں سے 27مقدمات کا ابھی تک فیصلہ ہوا ہے۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ بقایا344مقدمات کی اس وقت کیا صورتحال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! باقی مقدمات کی اس وقت کیاposition ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر! باقی مقدمات اس وقت عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ ہم انہیںpursue کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ تمام مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں جب فیصلہ ہوگا تو ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے اور میں حوالہ دوں گا کہ محمد عارف عباسی صاحب کا سوال نمبر 2378 ہے۔ میرے سوال اور ان کے سوال میں صرف اور صرف ایک لفظ کا فرق ہے۔ انہوں نے راولپنڈی ڈویژن کہا ہے اور میرے سوال میں ضلع قصور ہے لیکن میرے سوال کے اندر کوئی تفصیل نہیں کہ کون کون سے پولیس سٹیشنز ہیں جہاں پر مقدمات درج ہوئے ہیں۔ ہمارے ضلع قصور میں چھانگا مانگا کا جنگل دنیا کا سب سے بڑاman made جنگل ہے۔ اگر وہ دنیا کا سب سے بڑاman made جنگل ہے تو اس میں اسlevel کی حالت نہیں ہو سکتی بلکہ اس سے بہت زیادہ بری حالت ہے۔ محکمہ اس چیز کو چھپانے کے لئے صرف گول مول اور اپنے اوپر سے اتارنے والا جواب دے رہا ہے کہ اتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کل تین بندے گرفتار ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اگر آپ کو کہیں شک ہے تو اس پر نیا سوال دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرے پاس کچھ ہے ہی نہیں تو مجھے شک کہاں سے ہوگا؟ میں یہی حوالہ دے رہا ہوں کہ عباسی صاحب کے جواب کے اندر parawise detail دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اس کی detail جس وقت لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ انہیں detail دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! detail مانگی تو ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کو detail دے دوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ کب detail دیں گے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ جلد دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کو آج ہی detail دے دیں گے۔ یہ تمام تھانوں کی اور تمام لوگوں کی detail دے دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ان کو detail کے لئے بتا دوں تاکہ confusion نہ رہ جائے۔ مجھے ہر پولیس سٹیشن جو ضلع قصور میں ہے، ان میں محکمہ جنگلات نے اپنی درخواستیں جمع کرائیں یا ایف آئی آرز 2008 سے 2013 تک درج کرائی ہیں ان کی detail چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کل تک ان کو detail دے دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں کل تک ان کو detail دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 2362 جناب محمد عارف عباسی صاحب کا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2362 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: لکڑی چوری کے واقعات و دیگر تفصیلات

*2362: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع راولپنڈی کے جنگلات کی لکڑی چوری کے کتنے واقعات ہوئے اور کتنے پرچے درج ہوئے؟

(ب) کتنی مقدار میں لکڑی چوری کی گئی اور چوری شدہ لکڑی کی مالیت کیا تھی؟

(ج) کتنی لکڑی کی برآمدگی ہوئی اور برآمد شدہ لکڑی کی مالیت کیا ہے۔ باقی ماندہ لکڑی کی مقدار بتائی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) ضلع راولپنڈی میں سال2008 سے سال2013 تک لکڑی چوری کے 3495 واقعات پیش آئے جن میں سے 35 پرچے درج ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ڈویژن	تعداد واقعات	عوضانہ وصولی	تعداد پرچہ جات	کیفیت
راولپنڈی نارتھ	2097	14370106	21	ان کے خلاف کیس عدالت میں زیر سماعت ہیں۔
راولپنڈی ساؤتھ	1027	7114725	01	۔ایضاً۔
مری	371	3309515	13	۔ایضاً۔
میزان	3495	24794346	35	

(ب) ضلع راولپنڈی میں -/8027690 روپے مالیت کے درخت چوری ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ڈویژن	تعداد چوری شدہ درختان	مالیت چوری شدہ درختان
راولپنڈی ساؤتھ	34	-/150000
راولپنڈی نارتھ	335	-/2683075
مری	متفرق	-/5194615
میزان		-/8027690

(ج) ضلع راولپنڈی نارتھ فارسٹ ڈویژن میں 7738.23 مکسر فٹ لکڑی برآمد ہوئی جبکہ مری فارسٹ ڈویژن میں برآمد شدہ لکڑی کی مالیت 744800 روپے ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ -/1140300 روپے کی لکڑی مری فارسٹ ڈویژن میں برآمد نہ ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جز(الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ 3495 لکڑی چوری کے واقعات ہوئے اور مقدمات 35 درج ہوئے ہیں۔ باقی جو 99.2 فیصد واقعات ہیں ان کے مقدمات درج کیوں نہیں کئے گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ان کے سوال کے جواب میں تفصیل دے دی گئی ہے۔ یہ اسی طرح ہی ہے جیسے میں پہلے سوال کا جواب دے رہا تھا کہ جن کے allegation خلاف تھا ان کے خلاف محکمانہ طور پر ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور recovery کی گئی ہے جن کے خلاف allegation تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ڈیپارٹمنٹ اس میں خود بھی کارروائی کر سکتا ہے اور recovery ڈال سکتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جی، بالکل محکمہ کارروائی کر سکتا ہے۔ DFO صاحبان کے اختیارات میں ہے کہ وہ ان کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں اور ان کو بھاری جرمانہ عائد کر کے recovery بھی کرتے ہیں۔ ایف آئی آر ان واقعات کی درج ہوتی ہے جن واقعات کے خلاف محکمہ خود کارروائی نہیں کرتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جواب بالکل گول مول سا ہے۔ میں اگلے جز(ب) پر آ جاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! اسی پر بات کر لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ کتنی مقدار میں لکڑی چوری ہوئی ہے اور چوری شدہ لکڑی کی مالیت کیا تھی؟ لکڑی کی مقدار کی بجائے یہاں درخت لکھ دیئے گئے ہیں اور مری کا جواب متفرق لکھ دیا گیا ہے۔ کیا محکمے کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے؟ میں نے مقدار پوچھی تھی اور انہوں نے مالیت بھی دی ہے تو مقدار کے بغیر مالیت کس طرح انہوں نے نکال لی ہے، اس کا وزیر موصوف جواب دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں مری کی تفصیل نہیں دی گئی اور اس کی جگہ متفرق لکھ دیا گیا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!یہ fresh question بنتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!میں نے جز(ج)میں پوچھا تھا کہ کتنی لکڑی برآمد ہوئی، برآمد شدہ لکڑی کی مالیت کیا ہے اور باقی ماندہ لکڑی کی مقدار بتائی جائے؟انہوں نے چوری شدہ لکڑی کی مالیت80لاکھ 27ہزار690روپے بتائی ہے جو لکڑی برآمد ہوئی ہے وہ7738.23مکسر فٹ ہے اور اس کی مالیت7لاکھ44ہزار800روپے ہے۔جو لکڑی برآمد نہیں ہوئی اس کی مالیت11لاکھ 40ہزار 300روپے ہے۔محکمہ خود کہہ رہا ہے کہ جو لکڑی چوری ہوئی اس کی مالیت80لاکھ 27ہزار690روپے ہے اور جو برآمد ہوئی اس کی مالیت 7لاکھ 44ہزار800روپے ہے اور جو برآمد نہیں ہوئی اس کی مالیت 11لاکھ40ہزار300روپے ہے یعنی یہ 7اور11لاکھ ٹوٹل18 لاکھ 85ہزار ایک سو بن گئے تو باقی کے62 لاکھ روپے کہاں گئے، اس کی لکڑی کہاں ہے کیونکہ وہ برآمد میں ہے اور نہ ہی چوری میں ہے۔یہاں محکمہ جز(ب)میں خود مان رہا ہے کہ چوری شدہ لکڑی کی مالیت80لاکھ روپے ہے۔ جز(ج)میں جواب دیا جارہا ہے کہ برآمد شدہ لکڑی کی مالیت7لاکھ44ہزار800روپے ہے اور جو برآمد نہیں ہوئی اس کی مالیت 11لاکھ 40ہزار300روپے ہے تو باقی62/60 لاکھ روپے کہاں ہیں؟اس کا جواب مجھے تفصیل سے چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،منسٹر صاحب تفصیل سے ہی بتائیں گے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!اس میں بھی یہی گزارش ہے کہ یہ معاملات عدالت میں ہیں اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔ recovery ان کی ہی ہوتی ہے جن کو محکمہ خود پکڑتا ہے۔باقی جو معاملات عدالت میں جائیں تو عدالت نے ہی ان کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!اس میں مقدمے کی کون سی بات ہے؟میں نے پوچھا ہے کہ لکڑی چوری کتنی ہوئی، برآمد کتنی ہوئی اور کتنی برآمد نہیں ہو سکی اس کا عدالت سے کیا تعلق ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!اس کا جواب دوبارہ پڑھ دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!اس کا جواب عباسی صاحب نے خود پڑھا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!آپ کا بھی وقت ضائع کیا گیا ہے اور انتہائی ناقص جواب دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:عباسی صاحب!آپ اس کی کیا تفصیل جاننا چاہتے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ 80لاکھ کی لکڑی چوری ہوئی ہے اور تفصیل میں یہ 18لاکھ روپے کا حساب بتا رہے ہیں۔ جز(ج)میں یہ فرما رہے ہیں کہ جو لکڑی چوری ہوئی اس میں سے 7لاکھ 44ہزار800روپے کی برآمد ہو گئی ہے اور اگر آپ 7لاکھ 80ہزار روپے میں سے نکالیں تو بہت زیادہ رقم بنتی ہے جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ جو لکڑی برآمد نہیں ہوئی وہ 11لاکھ 40ہزار300روپے کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ محکمے کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔محکمے نے "اِنّے واہ" جواب دیئے ہیں اور ان کے پاس کوئی justification نہیں ہے۔ یہ آپ کے سوال میں سے سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:عباسی صاحب!ایک منٹ۔منسٹر صاحب!یہ ٹوٹل لکڑی کی مالیت 80لاکھ روپے ہے اور لکڑی آپ نے 7لاکھ 44ہزار800روپے کی recover کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باقی پیسے کہاں گئے؟

(اذانِ عصر)

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!جز(ج)میں برآمد شدہ لکڑی کی تفصیلات ہیں۔ باقی جو معاملات ہیں ان کے کیس عدالت میں چل رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!میں کسی مقدمے کا نہیں پوچھ رہا۔انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ 80لاکھ روپے کی چوری ہوئی ہے اور یہ جو مجھے تفصیل دے رہے ہیں وہ یہ دے رہے ہیں کہ ہم نے اتنی لکڑی برآمد کر لی ہے جبکہ اتنی برآمد نہیں ہوئی۔ اگر 7لاکھ 44ہزار800 کی لکڑی برآمد ہوئی ہے تو باقی 80لاکھ سے نکال کر برآمد میں نہیں آنی چاہئے تھی؟ یہ جز(ج)کا غلط جواب ہے یا جز(ب)کا غلط جواب ہے۔ان کے اپنے جواب میں contradiction ہے۔ جو جز(ب)میں جواب دے رہے ہیں وہ جز(ج)کے ساتھ totally contradict ہے۔آپ اس کو خود دیکھ لیں۔ عدالت کا اس سے کوئی تعلق

ہے اور نہ ہی مقدمے کا کوئی تعلق ہے۔ان کے اپنے جواب پر میں نے سوال اٹھایا ہے کہ انہوں نے جز(ج)کا غلط جواب دیا ہے یا جز(ب)کا غلط جواب دیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!آپ نے جز(ب)میں لکھا ہے کہ ٹوٹل جو لکڑی چوری ہوئی ہے اس کی مالیت 80لاکھ 27ہزار 690روپے بنتی ہے جبکہ جز(ج)میں آپ نے اس کا جواب دیا ہے کہ جو recovery کی گئی ہے وہ 7لاکھ 44ہزار 800روپے ہے۔جو بقیہ رقم بچتی ہے جس کی recovery نہیں کی گئی ہے وہ 11لاکھ 40ہزار 300روپے ہے۔ادھر ٹوٹل 80لاکھ روپے ہے جبکہ 11اور 7لاکھ روپے ملا کر 18لاکھ روپے کی detail ہے۔وہ پوچھ رہے ہیں کہ باقی کی رقم کہاں ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر!باقی recovery نہیں ہوئی جن کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی ہیں جن کا کیس عدالت میں ہے اور وہاں سے فیصلہ ہو گا تو recovery ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!یہ 11لاکھ 40ہزار 300روپے کی لکڑی مری فارسٹ ڈویژن میں برآمد نہ ہوئی، یہ کیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر!یہ مری فارسٹ کا علیحدہ جواب ہے یہ جز(ج)کا جواب مری کے حوالے سے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!ٹھیک ہے اور ان کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔عباسی صاحب!اس میں راولپنڈی کا ہے جو ٹوٹل انہوں نے بتایا ہے۔اس میں آپ نے مری کا پوچھا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!ضلع راولپنڈی ڈویژن نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے مری فارسٹ ڈویژن کی بات کی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!دیکھیں، راولپنڈی ساؤتھ اور راولپنڈی نارتھ مری جس میں کہوٹہ اور کلر کہار آتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے مری کی detail دی ہے۔راولپنڈی ساؤتھ اور راولپنڈی نارتھ یہ سب ٹوٹل ملا کر ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!میں on the record اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! تیسری چیز یہ ہے کہ میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ باقی ماندہ لکڑی کی مقدار بتائی جائے جو برآمد نہیں ہوئی۔ اس میں انہوں نے 11لاکھ 40ہزار 300روپے دے دیئے ہیں جبکہ میں نے اس کی لکڑی کی مقدار پوچھی تھی کہ کتنے فٹ لکڑی برآمد نہیں ہوئی؟ میں نے پیسوں کا نہیں پوچھنا تھا۔ ویسے مجھے نہیں پتا کہ یہ کس حساب سے لگاتے ہیں لیکن مجھے لکڑی کی مقدار پتا کرنی تھی کہ کتنی لکڑی برآمد نہیں ہوئی؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی آپ کے پاس کوئی detail ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اس کی detail کا پتا کر کے عباسی صاحب کو بتادیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اس کی پوری detail بتادیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! انشاء اللہ detail ان کو مل جائے گی۔

جناب آصف محمود ملک: جناب سپیکر! مجھے ایک ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آصف صاحب! پہلے ہی چار ضمنی سوال ہو چکے ہیں اور باقی بھی سوال ہیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی جناب محمد عارف عباسی صاحب کا ہے۔ کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اس سے بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2378 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: لکڑی چوری کے مقدمات میں گرفتار ملزمان کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2378: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2008 سے 2013 تک راولپنڈی ڈویژن میں لکڑی چوری کے درج شدہ مقدمات کی تعداد، گرفتار ملزمان کی تعداد کیا تھی، کتنے مقدمات کے فیصلے ہوئے اور کتنے ملزموں کو قید اور جرمانے کی سزائیں ہوئی؟

(ب) کتنے ایسے مقدمات ہیں جن میں برآمدگی اور گرفتاریاں نہیں ہوئیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) راولپنڈی ڈویژن میں 2008 سے 2013 تک لکڑی چوری کے درج شدہ مقدمات کی تعداد کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع	سال	تعداد درج شدہ مقدمات	تعداد گرفتار شدہ ملزمان	کیفیت مقدمات		دی گئی سزائیں	
					فیصلہ شدہ	زیر سماعت	قید	جرمانہ
1	راولپنڈی	2008تا2013	35	60	06	29	–	27500/-
2	جہلم	2008تا2013	–	–	–	–	–	–
3	چکوال	2008تا2013	–	–	–	–	–	–
4	اٹک	2008تا2013	14	–	3	11	–	عدالت نے ملزمان بری کر دیئے۔
	میزان		49	60	09	40	–	27500/- روپے

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

تعداد مقدمات جن میں گرفتاریاں نہ ہوئی ہیں۔	تعداد مقدمات جن میں مال مسروقہ برآمد نہ ہوا ہے۔		کیفیت
	تعداد مقدمات	مالیت	
11	07	140300/-	پچھلے 05 سال میں راولپنڈی ڈویژن میں کل 49 مقدمات درج ہوئے جن میں 71 ملزمان نامزد تھے ان میں سے 60 گرفتار ہوئے 11 ملزمان اشتہاری ہیں جبکہ باقی 07 عدد مقدمات میں برآمدگی نہ ہوئی ہے جن کی مالیت 11,40,300/- روپے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ پینتیس مقدمات 2008 سے 2013 تک درج ہوئے۔ اب پینتیس میں سے صرف چھ مقدمات کا فیصلہ ہوا، جرمانہ صرف 27 ہزار 500 روپے اور چوری 80 لاکھ 27 ہزار 690 روپے یعنی پانچ سالوں میں جرمانہ صرف 27 ہزار 500 روپے اور صرف چھ مقدمات کے فیصلے ہوئے اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر! یہ تو عدالت کی صوابدید پر ہے کیونکہ عدالت نے ہی فیصلہ کرنا ہے۔ ہم نے تو بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے کہ کتنے بندوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، کتنے بندوں کو سزا ہوئی ہے اور کتنے بندوں کو بری کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا باقی کیس عدالت میں ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر! کیا عدالت میں ان کے محکمے کے وکیل کیس pursue کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا ڈیپارٹمنٹ اس کو pursue کر رہا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر! بالکل کر رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر! ان کے محکمے کے پاس وکیل کرنے کا اختیار ہی نہیں ہے اور ان کا کوئی وکیل پیش نہیں ہوتا۔ 2010 میں پہلے مجسٹریٹ evidence پکڑتے تھے، جرمانہ کر دیتے تھے لیکن اب 2010 کے بعد کیس سول جج کے پاس چلے گئے ہیں اور وہاں ان کے محکمے کو اختیار ہی نہیں ہے کہ وکیل کرے۔ دوسرا پہلی پیشی پر ہی evidence والی گاڑی چھوڑ دی جاتی ہے اور مقدمے کا فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ وزیر صاحب کو چاہئے کہ وہ on ground دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے اور ان کے محکمے کی مجبوری کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو عدالت کا کام ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: یہ جواب صحیح نہیں دے رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ ان کا جواب لے لیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ محکمہ pursue نہیں کر رہا جبکہ وہ کہتے ہیں کہ وکیل کر رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر! ان کو وکیل کرنے کا اختیار ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! عدالت میں کس طرح آپ کا ڈیپارٹمنٹ pursue کرتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر! ہمارا ڈیپارٹمنٹ مدعی ہوتا ہے۔ ہم چالان بنا کر عدالت میں submit کرتے ہیں اور پراسیکیوٹر اس کی پیروی کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب!اس کا جواب آپ کو مل گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ ان پینتیس مقدمات میںevidenceکی جو گاڑیاں ملوث تھیں ان میں سے کتنی گاڑیاںreturnکی ہوئی ہیں اور کتنی چھوڑ دی گئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! یہ آپ نہیں پوچھ سکتے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ اپنے محکمے سے پوچھ کر بتائیں۔ میں بتا رہا ہوں کہ پہلی پیشی پر گاڑی ملی بھگت سے چھوڑ دی جاتی ہے، مقدمے کاevidenceختم ہو جاتا ہے اور وکیل ہوتا نہیں ہے اس لئے جنگلات کو اربوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ یہ تو لاکھوں کی بات ہے مگر اربوں کا نقصان ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سوال نہیں بنتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، عدالت میں ایک چیز زیر سماعت ہے تو ہم اس کی کیسے بات کریں؟ اگر ان کے محکمے کی کہیں پرnegligenceبنتی ہے تو آپ اس کوpoint outکریں وہ اس کا جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ میری عرض سنیں۔ یہ مجھےblack and whiteمیں بتائیں کہ ان کا محکمہ وکیل کرتا ہے، اگر کرتا ہے تو ان پینتیس مقدمات میں کتنے وکیل کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ وکیل کی بات نہیں کر رہے۔ وہ تو عدالت میں چالان پیش کر دیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ پراسیکیوٹر کے متعلق بتائیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گاڑیاں تو مال مقدمے کے طور پر پیش کی جاتی ہیں۔ اگر عباسی صاحب کے پاس ایسی کوئی مثال ہے تو وہ نشاندہی کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گاڑی چھوڑنے کا اختیار محکمے کا ہے یا عدالت چھوڑتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! عدالت سے اس کی سپرداری ہوتی ہے اور اگر عدالت چاہے تو وہ چھوڑتی ہے کیونکہ وہ مال مقدمہ ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب محکمے کا وکیل ہی نہیں ہوگا تو عدالت کیا کرے گی؟ جس کا وکیل ہوگا عدالت تو اسی کی بات مانے گی۔ آپ مانیں کہ یہ دونوں سوالوں کے جواب بالکل غلط ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے بھی سوال کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ اس میں ملوث پائے جاتے ہیں اور جن سے recovery ہو جاتی ہے اُن کو کون چھوڑتا ہے، ڈیپارٹمنٹ چھوڑتا یا عدالت چھوڑتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ اس میں ملوث ہوتے ہیں اُن کے خلاف آپ کیا کرتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: اسی طرح جن کے through recovery ہوتی ہے اُن کو کون چھوڑتا ہے، کیا ان کی responsibility ختم کی جاتی ہے کہ اُن کے اوپر کوئی مقدمہ چلے گا اور نہ ہی کوئی penalty پڑے گی، ایسا کون کرتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بتائیں کہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ اگر ملوث ہوتے ہیں تو اُن کو کس طرح چھوڑا جاتا ہے، کون چھوڑتا ہے اور کیا طریق کار ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اُن کو چھوڑا کب جاتا ہے، ان لوگوں کو سزا دی جاتی ہے اور محکمہ سے dismiss کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جن سے recovery کی جاتی ہے ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے ڈیپارٹمنٹ یا افسران کی بات نہیں کی بلکہ عام لوگوں سے جو recovery ہو جاتی ہے اس کا انہوں نے جواب دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! انہوں نے اس کا in detail جواب دیا ہے کہ ان کے خلاف جرمانہ عائد کیا جاتا ہے شاید آپ اس وقت سن نہیں رہے تھے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس ڈیپارٹمنٹ کی آپ بہت مدد کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بالکل مدد نہیں کر رہا بلکہ میں ان کے جواب کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2499 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرندوں کو پنجروں میں بند کرنے کو جرم قرار دلوانے کے لئے مناسب قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*2449: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بعض سنگدل لوگ پرندوں کو پکڑ کر پنجروں میں بند کر دیتے ہیں جس سے پرندے بھوک، پیاس اور گرمی و سردی کی شدت سے مر جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرندے ماحول کو خوشگوار بناتے ہیں اور زہریلے کیڑوں مکوڑوں کو بھی کھا جاتے ہیں اور انسانوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں؟

(ج) اگر مذکورہ جز ہائے کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متعلقہ قوانین میں مناسب ترمیم کر کے پرندوں کو پنجروں میں بند کرنے کو جرم قرار دلوانے کے لئے تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) اکثر لوگ پرندوں سے محبت و دلچسپی اور شوق کے لئے مختلف انواع کے پرندے پالتے ہیں اور ان کی خوب دیکھ بھال کرتے ہیں۔ محکمہ تحفظ جنگلی حیات چند پرندوں کے پکڑنے پالنے و رکھنے اور خرید و فروخت کرنے کے لئے لائسنس بھی جاری کرتا ہے۔ کچھ کاروباری حضرات چند ایسے پرندوں کو جو کہ وائلڈ لائف ایکٹ 2007 کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے ہیں کو چھوٹے پنجروں میں بند کر کے فروخت کرتے ہیں۔ اگر ایسے پرندے جنگلی حیات کے زمرے میں آتے ہوں تو محکمہ ایسے لوگوں کے خلاف وائلڈ لائف ایکٹ 2007 کے تحت کارروائی کرتا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جنگلی پرندوں کی مختلف اقسام کو وائلڈ لائف ایکٹ 2007 کے چار شیڈول I، II، III اور IV میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس بیئت کے اعتبار سے جنگلی پرندوں کی کنزرویشن اور پروٹیکشن کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ وائلڈ لائف کا مستعد عملہ پنجاب بھر میں عوامی جگہوں پر دکانداروں،

شکاریوں، طیور ڈیلرز اور آزاد فروخت کنندگان کے خلاف وائلڈ لائف ایکٹ 2007 کی مختلف دفعات کے تحت کارروائی سرانجام دے رہا ہے لہذا موجودہ قوانین میں فی الحال کسی مزید ترمیم کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمے نے سوال کے جز (ج) کے جواب میں کہا ہے کہ "وائلڈ لائف کا مستعد عملہ پنجاب بھر میں عوامی جگہوں پر دکانداروں، شکاریوں، طیور ڈیلرز اور آزاد فروخت کنندگان کے خلاف وائلڈ لائف ایکٹ 2007 کی مختلف دفعات کے تحت کارروائی سرانجام دے رہا ہے" میں اِن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ اس ایکٹ کی منظوری کے بعد جس کا انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ اب تک پنجاب میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس وقت آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ابھی اس وقت detail نہیں ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کو انشاء اللہ تعالیٰ detail پہنچا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس میں detail تو نہیں پوچھی گئی تھی۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2471 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان سرکل میں 2۔ارب کے 75 ہزار درخت کاٹ کر چوری کرنے کی تفصیلات

***2471:** ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت کے دوران ملتان سرکل کے ساہیوال ڈویژن میں 2۔ارب سے زائد مالیت کے تقریباً 75 ہزار سر سبز درخت کاٹ کر چوری کر لئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ سیکرٹری فارسٹ ساجد چٹھہ نے اس چوری اور لوٹ مار کی ابتدائی تحقیقات کا حکم دیا اور اس ابتدائی انکوائری کے لئے چار رکنی کمیٹی مقرر کی، جسے بڑے پیمانے پر

بدعنوانیوں کے سراغ ملے اور انہوں نے 200 سے زائد سرسبز درختوں کے پاکپتن کنال سے کاٹ لئے جانے کے ثبوت جمع کئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعدازاں اس لوٹ مار کے ذمہ دار افسران جن میں ڈی ایف او ساہیوال رانا محمود احمد وغیرہ شامل تھے کو معطل کیا گیا اور سیکرٹری جنگلات سے کنزرویٹر آف فارسٹ ملتان سرکل کو مقدمہ درج کروانے کا حکم دیا؟

(د) اب تک سرسبز درختوں کی بڑے پیمانے پر چوری کی انکوائری کے کیا نتائج نکلے اور کیا کارروائی کی گئی، کون کون ذمہ دار ٹھہرا، تفصیلات سے مطلع فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) درست نہ ہے بلکہ ڈویلپمنٹ سکیم کے تحت مختلف انہار سے ضرورت کے وقت سبز درختوں کا نیلام کیا گیا ہے۔اسی طرح ساہیوال فارسٹ ڈویژن کی مختلف انہار سے گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق خشک وگرے پڑے درختوں کو بھی نیلام کرکے گورنمنٹ کو سال 04-2003 سے تاحال تقریباً مبلغ -/43,50,38,875 روپے کا ریونیو سرکاری خزانہ میں جمع کروادیا گیا ہے۔

(ب) درست ہے۔ سیکرٹری جنگلات نے ایک کمیٹی مقرر کی۔ ساہیوال فارسٹ ڈویژن کے 58 افسران/اہلکاران کے خلاف محکمانہ کارروائی ہوئی اور جناب سیکرٹری جنگلات نے 17 اہلکاران کو نوکری سے برخاست کردیا اور ریکوری عائد کی۔ سزاؤں کے خلاف اہلکاران نے PST میں اپیلیں دائر کیں۔ جس نے دوبارہ انکوائری کے احکامات جاری کئے۔ ڈی ایف او رحیم یار خان نے بطور اتھارٹی دوبارہ انکوائری کی اور تعدادی سات اہلکاران کو دوبارہ نوکری سے برخاست کر دیا اور بشمول دیگر 20 اہلکاران مبلغ -/8392638 روپے کی ریکوری عائد کرتے ہوئے دیگر سزائیں بھی دیں۔

(ج) رانا محمود احمد سابقہ ڈی ایف او ساہیوال و دیگر تین اہلکاران میں ایک فارسٹر اور دو فارسٹ گارڈ بھی شامل ہیں ان کو سیکرٹری جنگلات نے معطل کیا تھا جن کو بعدازاں بحال کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی درست ہے کہ CF ملتان نے پرچہ پولیس درج کروایا تھا جن درختان بعدازاں 19 عدد کو بنیاد بنا کر مقدمہ درج کروایا گیا تھا۔ ان کا جرمانہ عوضانہ مبلغ -/199950 روپے متعلقہ اہلکاران نے فارسٹ ایکٹ 1927 کے تحت وصول کرکے سرکاری خزانہ میں جمع کروادیئے

تھے۔ مقدمہ کے الزامات ثابت نہ ہونے پر مقدمہ مورخہ 2014-10-28 کو خارج کر دیا گیا۔

(د) سیکرٹری جنگلات نے تعدادی 58 اہلکاران بشمول رانا محمود احمد سابقہ ڈی ایف او ساہیوال کو چارج شیٹ کر کے تین رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے 17 اہلکاران کو نوکری سے dismiss کر کے ریکوری عائد کی جبکہ دیگر اہلکاران اور سابقہ ڈی ایف او ساہیوال پر بھاری ریکوری عائد کی۔ سزاؤں کے خلاف ستائیس اہلکاران نے PST میں اپیلیں دائر کیں جس نے دوبارہ انکوائری کے احکامات جاری کئے اور ڈی ایف او رحیم یار خان کو اتھارٹی مقرر کیا۔ اتھارٹی نے دوبارہ انکوائری کرتے ہوئے تعدادی 7 اہلکاران کو نوکری سے دوبارہ dismiss کر دیا اور بشمول دیگر 20 اہلکاران کو مبلغ -/8392638 روپے ریکوری عائد کی اور دیگر سزائیں بھی دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں انہوں نے بتایا ہے کہ اہلکاران کے خلاف 83 لاکھ 92 ہزار 638 روپے recovery عائد کی گئی ہے اور دیگر سزائیں بھی دی گئی ہیں جو کافی پرانا معاملہ ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 83/84 لاکھ روپے recovery عائد کی گئی تھی اب تک اس میں کتنی رقم وصول ہو چکی ہے اور وصولی کا کیا طریق کار ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس میں کتنی recovery ہوئی ہے، کیا یہ سارے ہی پیسے وصول ہو گئے ہیں جو آپ نے detail دی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ لوگ عدالت میں چلے گئے جس پر PST نے دوبارہ انکوائری افسر مقرر کیا۔ پھر دوبارہ انکوائری کی گئی جو جز (د) میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ پہلے جس افسر نے انکوائری کی تھی اس کے خلاف جو دوبارہ انکوائری افسر PST نے مقرر کیا تھا اس نے بالکل ہی انکوائری کو رد کر دیا اور اپنی انکوائری میں اس نے تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ جن جن لوگوں کو ملوث پایا گیا ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ان سے 7 لاکھ 13 ہزار روپے recovery کی تھی اور باقیوں کے خلاف کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے دو جگہ ایک ہی طرح کا جواب دیا ہے۔ جب PST میں اپیل دائر ہوئی تو انہوں نے ڈی ایف اور رحیم یار خان کو اتھارٹی مقرر کیا۔ اس نے دوبارہ انکوائری کی اور سیکرٹری صاحب نے سترہ اہلکاران نوکری سے برخاست کئے تھے جن میں سے دس کو بحال کر دیا گیا اور سات اہلکاران کو نوکری سے dismiss کر دیا گیا بشمول دیگر بیس اہلکاران کو کم و بیش 84 لاکھ روپے recovery عائد کی گئی۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں سے کتنی recovery ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ لوگ عدالتوں میں چلے گئے ہیں؟ یہ سات افسران جو dismiss ہو گئے یا دوسرے بیس اہلکاران ہیں ان میں سے کتنے لوگ اس decision کے خلاف عدالت میں چلے گئے ہیں جو ڈی ایف او رحیم یار خان نے کیا ہے؟ اس سارے معاملے کو ذرا elaborate کر دیں تاکہ اندازہ ہو جائے کہ محکمہ اس میں کیا کرتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک): جناب سپیکر! سات لاکھ 13 ہزار 600 روپے ریکوری ہوئی اور سات اہلکاروں کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے جو اس وقت عدالتوں میں چلے گئے ہیں، باقی ریکوری بھی انہی کے خلاف ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا case سروسز ٹریبونل میں ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک): جناب سپیکر! ان کے case اس وقت سروسز ٹریبونل میں زیر سماعت ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جو بیس اہلکار بحال ہوئے ہیں تو کیا انہیں بھی عدالت نے بحال کیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک): جناب سپیکر! نہیں وہ بیس اہلکار نہیں ہیں۔ عدالت کے حکم پر انکوائری آفیسر نے ان کی بحالی کے لئے لکھا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سروسز ٹریبونل نے بحال نہیں کیا بلکہ ٹریبونل نے تو ایک اتھارٹی مقرر کر دی اور سیکرٹری کے فیصلہ کو set aside کرتے ہوئے ڈی ایف او رحیم یار خان کو اتھارٹی مقرر کیا جنہوں نے inquire کیا اور اس کے بعد دس اہلکاروں کو بحال کر دیا جبکہ سات کی دوبارہ سے نوکری سے dismissal کی recommendation کر دی، جو اصل میں حقیقت ہے۔ میں بس یہ پوچھ رہا ہوں کہ باقی جو اہلکار دوبارہ عدالت میں چلے گئے ہیں اور جس کی وجہ سے 84 لاکھ روپے کی ریکوری کے against صرف سات لاکھ روپے کی ریکوری تو بہت ہی hopeful صورتحال ہے اور یہ اس کو

elaborateکریں کہ یہ کیوں ہے اور محکمہ کیوں نہیں اس کا پیچھا کرتا کیونکہ 84لاکھ روپے کی ریکوری بھی محکمہ کے ذمہ دار افسران نے ہی عائد کی ہے جبکہ سات لاکھ روپے کے اوپر محکمہ مطمئن ہو کر بیٹھ گیا ہے تو very poor this is

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب آصف محمود ملک): جناب سپیکر! ان اہلکاروں نے دوبارہ سروسز ٹریبونل میں اپیلیں کیں جن کا caseوہاں پر زیر سماعت ہے اور محکمہ اسے peruseکر رہا ہے کہ باقی اہلکاروں کی تنخواہوں سے ریکوری کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر2569 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: زو سفاری پارک اور چڑیا گھر میں ہلاک ہونے والے مور اور فیزنٹ کی تفصیلات

***2569: محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوری2012 میں لاہور اور زو سفاری پارک میں رانی کھیت کے حملے کی وجہ سے60 مور اور فیزنٹ ہلاک ہو گئے تھے، یہ کتنی مالیت کے تھے اور ان کو کہاں سے خریدا گیا تھا؟

(ب) جنوری2012 کے دوران لاہور چڑیا گھر میں رانی کھیت کی بیماری سے کل کتنے مور اور فیزنٹ ہلاک ہوئے نیز یہ مور اور فیزنٹ کتنی مالیت کے تھے، ان کو کب اور کہاں سے خریدا گیا اور ان کی خریداری پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب آصف محمود ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ جنوری2012 رانی کھیت کی بیماری سے سفاری زو لاہور میں60 مور اور فیزنٹ ہلاک ہوئے تھے جن کی مالیت204542 روپے تھی۔ یہ جنگلی پرندے خرید نہیں ہوئے بلکہ مقامی طور پر سفاری پارک میں ہی افزائش ہوئے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ جنوری2012لاہور چڑیا گھر میں رانی کھیت کی وجہ سے کوئی مور یا فیزنٹ ہلاک نہیں ہوا نیز مور اور فیزنٹ خریدے نہیں جاتے بلکہ مقامی طور پر یہاں چڑیا گھر میں ہی افزائش ہوتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ 2012 میں رانی کھیت کی بیماری سے سفاری Zooلاہور میں60 مور اور فیزنٹ ہلاک ہوئے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں پرندے ہلاک ہوئے تو محکمہ نے بروقت اقدامات کیوں نہیں کئے اور کیا ہلاک ہونے والے پرندوں کی کمی پوری کرنے کے لئے محکمہ کوئی اقدامات کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک): جناب سپیکر! پورے پاکستان میں رانی کھیت کی بیماری آئی تھی جس کی وجہ سے سفاری Zoo میں یہ مور اور فیزنٹ ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بعد ہم جانوروں اور پرندوں کی باقاعدہ ویکسینیشن کروا رہے ہیں اور پوری توجہ کے ساتھ ان کی صحت کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیماری سے بچاؤ کے لئے بروقت تدابیر کی جائیں گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا کہ 2012 سے یہ تفتیش کروا رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ تفتیش نہیں کروا رہے بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ پورے پاکستان میں رانی کھیت کی بیماری آئی تھی جس کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا اسی سے related سوال تھا کہ مرنے والے پرندوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس سوال میں کہیں اس حوالے سے تفصیل نہیں مانگی گئی۔ اگر ہے تو منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا اس حوالے سے ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ تو نیا سوال بنتا ہے کہ اس کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ کے پاس کوئی جواب ہے کہ مرنے والے پرندوں کی کمی پورا کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب آصف محمود ملک):جناب سپیکر!الحمدللہ وہاں پر پرندوں کی افزائش نسل کر رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ کمی جلد پوری ہو جائے گی بلکہ اس سے بہتر جانور ہم زوسفاری میں لا رہے ہیں اور اسے ہم ایک ماڈل پارک بنائیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔ جز(ب)میں کہا گیا ہے کہ کوئی مور یا فیزنٹ رانی کھیت کی وجہ سے نہیں مرا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2012میں کوئی مور یا فیزنٹ مرے ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر:انہوں نے کہا ہے کہ کوئی نہیں مرا۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!رانی کھیت کی وجہ سے کوئی نہیں مرا؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب آصف محمود ملک):جناب سپیکر!چڑیا گھر میں رانی کھیت کی بیماری کی وجہ سے2012میں کوئی مور یا فیزنٹ نہیں مرا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،محترمہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب سپیکر!کیا کوئی ریسرچ کی گئی ہے کہ یہ بیماری کیوں ہوئی کیونکہ ویکسین تو پھر ہی تیار ہو گی؟

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!رانی کھیت کی بیماری کی کوئی ویکسین تیار کی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب آصف محمود ملک):جناب سپیکر!میں یہی بتا رہا ہوں کہ اس کی ویکسین تیار ہو گئی ہے اور پرندوں کی properویکسینیشن ہو رہی ہے اور اس بیماری سے بچاؤ کے لئے وہاں پر تعینات ڈاکٹرcareکرتے ہیں۔ چونکہ یہ بیماری عام ہے اور نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں ہے اور اس کی ویکسینیشن ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!سوال نمبر2863ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: محکمہ جنگلات کی اراضی ودیگر تفصیلات

*2863: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات کی اراضی کہاں کہاں واقع ہے، کتنی اراضی پر جنگل ہے اور کتنی خالی پڑی ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں2010 سے آج تک کتنی لکڑی فروخت کی گئی اور اس کی مد میں جتنی رقم حاصل ہوئی، اس کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) درج بالا ضلع میں2010 سے آج تک کتنی لکڑی کہاں کہاں چوری ہوئی، چوری میں ملوث ملزمان کے خلاف درج مقدمات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کتنے سرکاری ملازمین لکڑی چوری میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کیا محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ہ) کتنے لکڑی چوری کے مقدمات عدالتوں میں ریفر کئے گئے، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن گوجرانوالہ میں سرکاری اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے:

بیلہ جات

نمبر شمار	نام جنگل	نام تحصیل	رقبہ تعدادی ایکڑ زمین	شجرکاری شدہ رقبہ جات	دریابرد	خالی رقبہ جات
1	بیلہ ٹھٹھہ فقیراللہ	وزیرآباد	537-0-0ایکڑ	507-0-0	۔	30-0-0
2	بیلہ ہری پور	وزیرآباد	177-6-16ایکڑ	157-6-16	۔	20-0-0
3	بیلہ ڈھونیکے	وزیرآباد	106-3-14ایکڑ	100-3-14	6	0-0-0
4	بیلہ رام پورہ	وزیرآباد	265-6-0ایکڑ	50-0-0	141	74-6-0
5	بیلہ بھگوان پورہ	وزیرآباد	890-6-11ایکڑ	350-0-0	515	25-6-11
6	کوٹ بیلہ	وزیرآباد	683-3-0ایکڑ	415-0-0	218	50-3-0
7	بیلہ رخسنگھ پورہ	وزیرآباد	547-0-0ایکڑ	0-0-0	527	20-0-0
8	بیلہ بہروپ گڑھ	وزیرآباد	643-1-2ایکڑ	100-0-0	474	69-1-2
9	بیلہ کاہن گڑھ	وزیرآباد	518-0-5ایکڑ	40-0-0	478	0-05

(ب) سال2010تا2013، 1,38,552مکسر فٹ لکڑی کاٹ کر بیچی گئی اور۔/2,71,515 شیشم یونٹ کھڑے درختان از قسم سفیدہ، کیکر، شیشم وغیرہ فروخت کئے گئے جس سے محکمہ نے مبلغ-/10,78,44,873روپے آمدن حاصل کی۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں2010سے اب تک مختلف انہار کے کنارہ جات اور سڑکات کے گرد اگرد اور بیلہ جات مختلف درختان گاہے بگاہے چوری ہوتے رہے جن کے ملزمان کے خلاف کارروائی جنگلات ایکٹ1927ترمیم شدہ2010لائی گئی ملزمان کو عدالت مجاز سے قرار واقعی سزائیں ہوئیں۔

نمبر شمار	سال	تعداد ایف آئی آر	تعداد درختان	تخمینہ نقصان
1	2010	17	175	19,41,060/-
2	2011	29	329	23,28,470/-
3	2012	01	07	28,420/-
4	2013	05	13	2,34,000/-

(د) 2010تا 2013تک42سرکاری ملازمین کے خلاف پیڈا ایکٹ2006کے تحت کارروائی ضابطہ عمل میں لاتے ہوئے رقم مبلغ-/2,02,98,252روپے کی ریکوری ڈالی گئی اور دو ملازمین کو نوکری سے برخاست کرنے کے علاوہ بقایا ملازمین کی سالانہ ترقی روک دی گئی اور کچھ ملازمین کی دو سال کی سروس ضبط کر لی گئی۔

(ہ) جتنے لکڑی چوری کے مقدمات عدالتوں میںreferکئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد کیسز	رقم
2010	19	4,54,480/-
2011	31	27,88,065/-
2012	-	-
2013	05	2,29,100/-

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب میں، اگر اس کے آخر سے پہلے تین کالم کو دیکھیں تو اس میں شجرکاری شدہ رقبہ جات، دریابُرد اور خالی رقبہ جات کا ذکر ہے۔ شجرکاری شدہ رقبہ کا ٹوٹل کریں تو وہ تقریباً1700ایکڑ بنتا ہے اور دریابُرد رقبہ تقریباً2300ایکڑ بنتا ہے جبکہ خالی چھوڑ ہوا رقبہ تقریباً300ایکڑ بنتا ہے۔1700ایکڑ رقبے پر جو جنگلات کاشت ہوئے تو اس کے آگے لکھا ہوا ہے کہ10کروڑ78لاکھ سے زائد کی آمدن ہوئی تو میری گزارش یہ ہے کہ1700ایکڑ رقبے پر کاشت کر کے اتنی رقم حاصل ہوئی تو اگر ہم2300ایکڑ دریابرد ہونے والے اور تین سو ایکڑ خالی رقبہ جو ویسے ہی پڑا ہوا ہے، میں وضاحت کر دوں کہ یہ جواب نامکمل ہے کیونکہ جواب میں دیا گیا سارا رقبہ تحصیل وزیر

آباد کا ہے حالانکہ ضلع گوجرانوالہ میں اس کے علاوہ چار اور بھی تحصیلیں ہیں لیکن ان کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا تو یہ اتنا رقبہ جو خالی چھوڑ اگیا ہے یہ کب سے خالی پڑا ہے، کیوں خالی پڑا ہے، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمادیں اور کیا یہ محکمہ کی غفلت نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ رقبہ کیوں خالی پڑا ہوا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب آصف محمود ملک): جناب سپیکر! محترم ممبر کے سوال کا تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا ہے۔ شجرکاری مہم جاری ہے اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ 288ایکڑ خالی رقبہ پر محکمہ انشاء اللہ تعالیٰ شجرکاری کرے گا اور اسے آباد کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تک کیوں نہیں ہوا؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ رقبہ کب سے خالی پڑا ہے اور کیوں نہیں شجرکاری کی گئی اور اگر پچھلے دور میں نہیں کی گئی تو اس کی آئندہ کیا گارنٹی ہوگی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب آصف محمود ملک): جناب سپیکر! محکمہ اپنے وسائل کے مطابق خرچ کر سکتا ہے اور ہم اس رقبے کو آہستہ آہستہ آباد کر رہے ہیں اور آپ دیکھیں کہ 1719ایکڑ رقبہ آباد ہو چکا ہے اور 288ایکڑ رقبہ باقی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے سال میں اسے بھی آباد کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ آنے والے سال میں اسے بھی آباد کریں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز(ج) میں انہوں نے 2010, 2011, 2012اور 2013 میں درج ہونے والے مقدمات کی تعدادmention کی ہے جو کہ 1,17,19اور پانچ تو کیا 2012 میں صرف ایک ایف آئی آر درج ہوئی ہے، اگر یہ واقعی صحیح ہے تو بلا شبہ outstanding performance ہے اور اس عرصہ کے دوران جو لوگ وہاں پر تعینات تھے تو کیا انہیں انعام واکرام سے نوازا گیا کیونکہ یہ تو بہترین کارکردگی ہے اور مجھے یہ خواب لگ رہا ہے اس لئے یہ اس کی وضاحت کردیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! یہ تو ان کی ذمہ داری ہے۔ منسٹر صاحب صرف ایک ایف آئی آر کیوں درج ہوئی ہے زیادہ کیوں نہیں ہوئیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک): جناب سپیکر! جتنی چوریاں ہوں گی اسی کے مطابق ایف آئی آر درج ہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! وہ کہتے ہیں کہ جتنی چوریاں ہوں گی اتنی ہی ایف آئی آر درج ہوں گی۔ اگر زیادہ کروانی ہیں تو آپ بتا دیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! 2010 میں 17 مقدمات درج ہوئے، 2011 میں 29 مقدمات درج ہوئے اور اگر جز (د) دیکھیں تو عدالتوں میں جو refer cases کئے گئے ہیں ان کی تعداد 19 اور 31 بتائی گئی ہے، مقدمات درج کم ہو رہے ہیں اور refer زیادہ کئے جاتے ہیں تو یہ logic میری سمجھ میں نہیں آئی اس لئے اس کی وضاحت کر دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! وہ پہلے بھی اس کا جواب دے چکے ہیں کہ محکمہ خود ریکوری کر لیتا ہے، ڈی ایف او کے پاس اختیار ہے جو موقع پر ریکوری کر لیتے ہیں تو وہ case عدالتوں کو نہیں بھیجے جاتے اور جن کی ریکوری نہیں ہوتی وہ ایف آئی آر درج کر کے عدالت کو case بھیج دیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی خواہش ہے وہ پوری کروا دیں کہ جز (ج) میں انہوں نے لکڑی کی چوری کا تخمینہ لگایا ہوا ہے جس کی اگر total مالیت لگائیں تو وہ تقریباً 44 لاکھ روپے بنتی ہے اور جز (د) میں انہوں نے ملازمین پر جو ریکوری ڈالی ہے وہ تقریباً دو کروڑ دو لاکھ روپے ہے تو پچھلے سوال میں جو کمی تھی اس میں اضافہ آ گیا ہے اس لئے اس کی یہ وضاحت کر دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک): جناب سپیکر! ان کے سوال کا بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا ہے تو یہ کون سی چیز کی وضاحت چاہ رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں آپ نے ٹیبل بنا کر جوابات دیئے ہیں تو اس کے تخمینہ نقصان کے کالم کا اگر ہم total کرتے ہیں تو وہ تقریباً 44 لاکھ روپے بنتا ہے جبکہ جز (د) کے جواب میں ملازمین سے ریکوری دو کروڑ اور دو لاکھ روپے بنتی ہے تو یہ بڑا فرق ہے کیونکہ چوری کا تخمینہ کم ہے اور ریکوری زیادہ ہے جبکہ پچھلے سوالات میں نقصان زیادہ تھا اور recovery کم تھی تو میں اس کی وضاحت چاہ رہا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اس میں زیادہ پیسے کیوں recover کر لئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب آصف محمود ملک):جناب سپیکر!ان کے خلاف ضابطے کے مطابق جو کارروائی بنتی تھی وہ ہم نے کی ہے اور ان سےrecoveryکر لی ہے۔ انصاری صاحب کے علم میں ہو گا کہ چوری کی جتنی مالیت ہوتی ہے اس سے پانچ گنازیادہ تاوان وصول کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس سے پانچ گنازیادہ تاوان وصول کیا جاتا ہے؟اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد صدیق خان:جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:صدیق خان صاحب!آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا:جناب سپیکر!میرے سوال کا نمبر2975ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جنگلات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2975: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کن کن اضلاع میں جنگلات کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) جنگلات کی کتنی زمین لیز پر ہے اور اس سے حکومت کو کل کتنی آمدن سالانہ ہوئی ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر لینے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب آصف محمود ملک):

(الف) پنجاب میں جن جن اضلاع میں جنگلات کا رقبہ ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	Compact Plantation	Linear Plantation (Road side, Canal side, Rail side)
1	بہاولپور	178126.52	3,175
2	بہاولنگر	23968.88	3,027
3	رحیم یار خان	49125.83	3,737
4	ڈی جی خان	144608.62	1,319
5	لیہ	34794.89	1,965
6	مظفر گڑھ	101373.74	2,504
7	راجن پور	34663.98	1,395
8	فیصل آباد	5611.84	3,692

9	چنیوٹ	1489.41	
10	جھنگ	17082.52	1,601
11	ٹی ٹی سنگھ	12564.89	– –
12	گوجرانوالہ	2504.58	2,307
13	گجرات	16203.3	1,829
14	حافظ آباد	4137.25	–
15	منڈی بہاؤالدین	2178.54	–
16	نارووال	12453.74	–
17	سیالکوٹ	15640.04	1,117
18	لاہور	2388.49	2,504
19	قصور	13772.72	996
20	ننکانہ صاحب	2635.49	–
21	شیخوپورہ	4843.67	–
22	اوکاڑہ	6866.6	1,134
23	راولپنڈی	312099.32	110
24	اٹک	163071.87	679
25	چکوال	242151.39	415
26	جہلم	105019.46	275
27	ساہیوال	11525.02	5,710
28	پاکپتن	1573.39	–
29	ملتان	–	3,687
30	خانیوال	7790.38	–
31	لودھراں	1842.62	–
32	وہاڑی	489.06	–
33	سرگودھا	1442.48	795
34	بھکر	156212.68	1,365
35	خوشاب	100116.51	1,123
36	میانوالی	39695.37	1,080
37	ٹوٹل	16,39,497	47,307

(ب) پنجاب میں محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ لیز پر ہے اور نہ ہی کوئی سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔

(ج) ترمیم شدہ ایکٹ 2010 جو کہ اکتوبر 2010 سے نافذ ہو گیا ہے اب فارسٹ کا رقبہ سوائے شجرکاری کے اور کسی مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی ادارے یا شخص کو لیز پر دیا جا سکتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ compact plantation تو یہ اس کو ذرا explain کریں گے کہ یہ رقبہ ہے یا درختوں کی تعداد ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ نے کیا کہا ہے، کون سے جز کی بات ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! انہوں نے جز(الف) کے جواب میں چارٹ دیا ہوا ہے جس میں رقبہ کا پوچھا گیا تھا جبکہ اس میں دیا ہوا ہے compact plantation, what is this?

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف! فرمائیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک آصف محمود): جناب سپیکر! بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ کیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک آصف محمود): جناب سپیکر! انہوں نے رقبہ کی تفصیل پوچھی ہے اور یہ رقبہ کی تفصیل دی گئی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ٹھیک ہے یہ ایکڑ ہے، انہوں نے اس میں جوراجن پور کا رقبہ دیا ہے تو کیا یہ درست ہے کہ اس کے آدھے سے زیادہ رقبہ پر ناجائز قابضین کا قبضہ ہے جس میں کئی سیاسی عمائدین ملوث ہیں تو کیا آپ مجھے اس رقبہ کا جواب دینا پسند کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک آصف محمود): جناب سپیکر! اس میں department نے demarcation کی ہے اور 4ہزار ایکڑ رقبہ recover بھی ہو گیا ہے۔ ہم نے وہاں پر شجر کاری بھی شروع کی ہوئی ہے اور باقی رقبہ بھی جن لوگوں کے قبضے میں ہے ہم پوری force کے ساتھ ان سے قبضہ واپس لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس رقبہ کے لئے جو آپ کام کر رہے ہیں، آپ نے جتنا واپس حاصل کر لیا ہے اور جو رہ گیا ہے تو اُس کے لئے اسمبلی سے ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس معاملے کو دیکھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ میرا اختیار ہے تو مجھ سے کہہ دیں انہوں نے کیا کرنا ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے آپ سے ایک درخواست ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کر لیں، اُس پر آپ کوئی resolution یا قرارداد لے کر آئیں تو اس پر بات کریں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کیا حکومت کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے یا اس بارے میں مزید اقدام کرنا چاہتی ہے؟ میری یہ درخواست ہے کہ اسمبلی میں سے ایک کمیٹی بنائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ 4 ہزار ایکڑ recover ہو گیا ہے باقی بھی وہ recover کر رہے ہیں اور اس میں plantation ہو رہی ہے

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب اس کی مدت بتا سکتے ہیں کہ کب تک یہ recover ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک آصف محمود): جناب سپیکر! انشاءاللہ جلد از جلد recover کر رہے ہیں اور ہم demarcation کروا کر ایوان میں آپ کو بتائیں گے کہ ہم نے سارا رقبہ واگزار کروالیا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس بارے میں detail دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ بہت جلد کر دیں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک آصف محمود): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: چڑیا گھر کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*1271: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں چڑیا گھر کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) چڑیا گھر میں کل کتنے جانور ہیں جو باہر کے ملکوں سے منگوائے گئے ہیں، ان کی تعداد علیٰحدہ نسل وار بتائیں؟

(ج) جو نایاب جانور ہیں ان کی افزائش نسل کے لئے پنجاب حکومت کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) چڑیا گھر لاہور کا کل رقبہ 25 ایکڑ ہے۔

(ب) چڑیا گھر میں باہر سے منگوائے گئے جانوروں کی کل اقسام 62 ہیں اور ان کی کل تعداد 538 ہے۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چڑیا گھر انتظامیہ نے نایاب جانوروں کی افزائش نسل کے لئے بھرپور اقدامات کئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ہے:

1. نایاب جانوروں کو چڑیا گھر کی انتظامیہ خصوصی توجہ دے رہی ہے اور ان کی صحت اور افزائش نسل کے لئے ہر ممکن اقدامات کیے جاتے ہیں۔
2. نایاب جانوروں کو ان کے قدرتی ماحول سے قریب تر رکھا جاتا ہے۔
3. جانوروں کو جوڑے کی شکل میں رکھا جاتا ہے تاکہ ان کی افزائش نسل ہوتی رہے۔
4. افزائش نسل کے لئے جانوروں کو ان کی غذا حفضان صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر دی جاتی ہے۔
5. جانوروں کی بہتر صحت کے لئے خوراک میں سپلیمنٹ دیئے جاتے ہیں۔

پی پی۔130 ڈسکہ میں شجرکاری مہم کی تفصیلات

*1901: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ گزشتہ تین سالوں میں محکمہ جنگلات نے کتنے درخت لگائے؟

(ب) کیا محکمہ جنگلات رواں سال شجر کاری مہم کے دوران پل نہر بی آر بی چیمہ ہسپتال پل نہر بی آر بی پل بھروکے تک نہر کے دونوں اطراف وکلاء چیمبرز نیو کچہری ڈسکہ پر بقین یاسکھ چین کے سایہ دار درخت لگانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) حلقہ پی پی-130 میں پچھلے تین سالوں میں درج ذیل رقبہ جات پر شجر کاری کی گئی۔

نمبر شمار	سال	نام سکیم / پراجیکٹ	نام رقبہ	رقبہ تعدادی جس پر شجر کاری کی گئی	تعداد پوداجات فی ایکڑ/یونیومیل	کل پوداجات جو لگائے گئے	قسم پوداجات لگائے گئے
1	2010-11	نارمل بجٹ (Non-Development)	بی آر بی RD11-19/L	20 یونیومیل	500	10000	سفیدہ اور کیکر
2	2011-12	Replenishment Plan	نانو کی جنگل	11 ایکڑ	726	7986	سفیدہ اور کیکر
3	2012-13	نارمل بجٹ (Non-Development)	نانو کی جنگل	21 ایکڑ	435	9135	سفیدہ اور کیکر

(ب) پل نہر بی آر بی چیمہ ہسپتال کچہری روڈ انتہائی مصروف ترین جگہ پر واقع ہے۔ پختہ سڑک کے دونوں جانب زمین نہ ہونے کی وجہ سے شجر کاری ممکن نہ ہے۔

تحصیل ڈسکہ کی سڑکات کے دونوں اطراف پر شجر کاری کی تفصیل

*1902: جناب محمد آصف باجوہ، (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ڈسکہ میں بمبانوالہ سے بھاڈیوالہ تک براستہ طوطی چک اور نیا کیلہ سے میترانوالی تک اور میترانوالی سے بھاڈیوالہ تک سڑک کے دونوں اطراف کسی قسم کے سایہ دار درخت لگائے جاسکتے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ شجر کاری مہم کے دوران مذکورہ بالا سڑکوں پر پودے لگانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) معزز ایوان کو آگاہ فرمایا جائے کہ اس سڑک پر شیشم، کیکر، نیم، بکائن، ارجن کے پودہ جات لگائے جاسکتے ہیں۔

(ب) ان سڑکات پر صرف چار یونیومیل شجر کاری ہوسکتی ہے۔ ضلعی حکومت سیالکوٹ دوران ماہ فروری، مارچ دوہزار پودہ جات لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع گجرات: محکمہ جنگلات کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*3162: میاں طارق محمود: کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا ہے اور کہاں کہاں ہے؟

(ب) اس ضلع میں کہاں کہاں جنگل موجود ہے اور کہاں کہاں کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سے درخت ان جنگلات میں ہیں؟

(د) اس وقت اس ضلع میں سوختہ لکڑی کہاں کہاں کب سے پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں موجود سوختہ لکڑی کو حکومت کب تک فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف،ب) دونوں سوال تقریباً ایک ہی طرح کے ہیں اس لئے ان دونوں سوالوں کا جواب اکٹھا دیا جا رہا ہے مکمل تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام جنگل	تحصیل	کل رقبہ (ایکڑ)	خالی رقبہ (ایکڑ)
1	دھول جنگل	گجرات	550	300
2	بہلپور جنگل	گجرات	53	43
3	پنڈی تاتار	گجرات	303	148
4	نت	گجرات	244	48
5	سادھوکی	گجرات	34	04
6	کوٹلی گوئیاں	گجرات	62	32
7	سیاں	گجرات	37	03
8	رنگانوالہ	گجرات	32	0
9	جلالپور صوبتیاں	گجرات	282	0
10	کڑیانوالہ	گجرات	389	130
11	ہانڈہ	گجرات	57	50
12	ماڑی رکھ	گجرات	105	105
13	بہلپور	گجرات	537	437
14	سماں موہلہ	گجرات	152	152
15	ماڑی کھوکھراں	گجرات	22	15
16	کھڑکا	سرائے عالمگیر	15	15
17	گڑھا	سرائے عالمگیر	15	15
18	بھلووال غربی	سرائے عالمگیر	12	12
19	کھدریالہ	سرئے عالمگیر	10	10
20	شیخ پور	کھاریاں	107	80
21	بٹر	کھاریاں	79	79
22	بھنڈگراں	کھاریاں	238	0
23	سدوال براہمناں	کھاریاں	366	0
24	چیچیاں	کھاریاں	12	0

25	گلیانہ	کھاریاں	99	0
26	گڑھی باہو	کھاریاں	142	132
27	پرسوال	کھاریاں	59	27
		کل رقبہ	4013	1837

اس کے علاوہ 390 میل رقبہ مختلف سڑکات، ریلوے لائن اور انہار پر مشتمل ہے۔

(ج) ضلع گجرات کے جنگلات میں شیشم، سفیدہ، کیکر مسکٹ وغیرہ کے درخت پائے جاتے ہیں۔

(د) ضلع گجرات میں کوئی سوختہ لکڑی نہ پڑی ہے۔

(ہ) چونکہ کوئی سوختہ لکڑی نہ پڑی ہے اس لئے فروخت کا کوئی سوال نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ: وائلڈ لائف پارک کی تکمیل کی تفصیلات

*3195: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ضلع اوکاڑہ میں ہیڈ سلیمانکی کے مقام پر 5 کروڑ روپے کی لاگت سے وائلڈ لائف پارک بنانے کا منصوبہ مالی سال 13-2012 میں شروع کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اس منصوبہ کا سنگ بنیاد بھی رکھ دیا ہے لیکن اس منصوبہ پر پانچ کروڑ مختص ہونے کے باوجود اس پر کام ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس منصوبہ کو فوری مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے تاہم وائلڈ لائف پارک سلیمانکی ضلع اوکاڑہ 1994 تا 1998 میں تعمیر ہوا 12-2011 سے اس کی از سر نو بحالی و تزئین کا کام جاری ہے جس کی مکمل لاگت چار کروڑ بیاسی لاکھ روپے ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے منصوبہ پر کام جاری ہے اور ادھورا نہ چھوڑا گیا ہے اس منصوبہ کی مدت تکمیل 36 ماہ (جولائی 2011 سے جون 2014 تک ہے)۔

(ج) جیسا کہ جزہائے بالا یعنی (الف و ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ منصوبہ پر کام جاری ہے۔

ضلع سرگودھا: محکمہ جنگلات کے رقبہ پر ناجائز قابضین کے قبضہ کی تفصیلات

*3229: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک93 شمالی ضلع سرگودھا اور اس کے ملحقہ علاقہ جات میں محکمہ جنگلات کا سینکڑوں ایکڑ رقبہ موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کا یہ رقبہ محکمہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے روز بروز قبضہ مافیا کا شکار ہوتا جارہا ہے؟

(ج) مذکورہ جنگلات کا کل رقبہ کتنے ایکڑ ہے اور کتنے ایکڑ رقبہ پر لینڈ مافیا قبضہ کر چکا ہے؟

(د) کیا محکمہ اس ناجائز قبضہ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) محکمہ جنگلات کے پاس ضلع سرگودھا میں چک نمبر93شمالی میں466ایکڑ اور چک نمبر58 شمالی میں838ایکڑ رقبہ بمطابق گورنمنٹ آف مغربی پاکستان نمبری1502C/60-919 بتاریخ1960-03-22 موجود ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ جنگلات کی عدم دلچسپی کی وجہ سے قبضہ مافیا اس پر قابض ہورہا ہے کچھ لوگوں نے بااثر زمینداروں کے ایما اور سیاسی پشت پناہی کی وجہ سے رقبہ پر گھر بنائے ہیں جن کیخلاف محکمہ نے اپنے وسائل اور اختیارات کے مطابق کارروائیاں کی ہیں اور ان ناجائز قابضین کو اٹھانے کے لئے ڈسٹرکٹ کلکٹر صاحب سرگودھا کو بارہا تحریر کیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات کے پاس ان چکوک میں کل رقبہ1304ایکڑ ہے جس میں سے تقریباً130ایکڑ پر لوگوں نے ناجائز طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔

(د) محکمہ جنگلات سرگودھا ان ناجائز قابضین کیخلاف کارروائی کے لئے متعلقہ بااختیار اتھارٹیز کو بار بار لکھ رہا ہے اور ان قابضین کے خلاف بھرپور کارروائی کرنا چاہتا ہے۔

صوبہ میں جنگلات ودیگر تفصیلات

*3263: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کل کتنے جنگل موجود ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) حکومت کی جانب سے 2012 اور 2013 میں ان جنگلات کی لکڑی چوری کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائیاں کی گئی ہیں، ان کے بارے میں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) صوبہ پنجاب میں 1.62 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں جن کی علاقہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ پہاڑی جنگلات (بمقام: مری کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے پہاڑی جنگلات پر) 0.171 ملین ایکڑ

2۔ نیم پہاڑی جنگلات / جھاڑی دار جنگلات (بمقام: راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم، خوشاب، اور ڈی جی خان کے پہاڑوں کے نچلی سطح کے جنگلات) 0.635 ملین ایکڑ

3۔ آبپاری ذخیرہ جات / بیلہ جات (صوبہ بھر کے میدانی سیرابی علاقہ جات) 0.371 ملین ایکڑ

4۔ دریائی جنگلات / بیلہ جات (دریائے راوی، جہلم، سندھ اور چناب کے کنارہ جات کے جنگلات) 0.138 ملین ایکڑ

علاوہ ازیں صوبہ میں قطاروں میں جنگلات

1۔ نہروں کے کنارے 32640 کلومیٹر

2۔ سڑکات کے کنارے 11680 کلومیٹر

3۔ ریلوے لائنوں کے کنارے 2987 کلومیٹر پر پائے جاتے ہیں۔

ان جنگلات کی شرح کا تناسب کل رقبہ کا تقریباً 3.1 فیصد ہے۔

(ب) محکمہ جنگلات پنجاب نے درختوں کی چوری روکنے کے لئے فارسٹ ایکٹ 1927 میں ترامیم کر کے 2010 میں نیا ایکٹ منظور کروایا گیا ہے۔ جس میں جنگل چوروں کی سزاؤں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضابطہ فوجداری کے تحت پرچہ پولیس بھی درج کروایا جاتا ہے۔ سرکاری ملازمین کی نااہلی یا ان کے چوری میں ملوث ہونے کی صورت میں ان کے خلاف پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جس میں نقصان جنگل کی وصولی کے علاوہ دیگر سزائیں جن میں نوکری سے برخاستگی بھی شامل ہے دی جاتی ہے۔ سال 2012 اور 2013 میں لکڑی چوری کرنے والوں کے خلاف جو قانونی کارروائی فارسٹ ایکٹ اور ضابطہ فوجداری کے تحت کی گئی ہے تفصیل حسب ذیل ہے:

	1	2	3	4	5		6
				کارروائی زیر فارسٹ ایکٹ			
2012		FC	CC	PC	FIR	Sum of colum (2,3&4)	Balance Under Process
		14821	6456	3244	661	10361	4460

	1	2	3	4	5	6	7	8
					کارروائی زیر فارسٹ ایکٹ			
2013	OB	Present	Sum of colum (1&2) Total	CC	PC	FIR	Sum of colum(4,5&6)	Under Balance Process
	4460	12723	17183	5801	6454	1092	13347	3836

ضلع لاہور: لکڑی چوری کے مقدمات وشجر کاری کی تفصیلات

*3264: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں13۔2012 کے دوران کتنی شجر کاری کس کس مقام پر کی گئی، کون کون سے پودے لگائے گئےاوران پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) سال13۔2012 ضلع لاہور میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج کروائے گئے اور جرمانے کی کتنی رقم وصول کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب آصف محمود ملک):

(الف) محکمہ جنگلات ضلع لاہور میں سال13-2012 میں درج ذیل شجر کاری کروائی گئی۔

سال	مقام	رقبہ	اقسام پوداجات	خرچ
2012-13	اینو بھٹی	30ایکڑ	سفیدہ	480000/-

(ب) سال13-2012 میں ضلع لاہور میں لکڑی چوری کے مقدمات نہ ہیں۔تاہم محکمانہ عوضانہ کی وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ملزمان	رقم محکمانہ عوضانہ
2012-13	13	118200/-

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آپ آج کے سوال دیکھ لیں اورآپ خود انصاف کیجئے کہ یہ میری قسمت ہے کہ آخری سوال میرے لئے ہوتا ہے۔ میری عرض سن لیجئے کہ اس کے اندر حکومت نے ایک اتنی بڑی admission کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہاں اٹھارہویں ترمیم کے تحت اختیار تو ہمارا ہے لیکن

federal governmentیہ لائسنس دے رہی ہے۔آپ ذرا دیکھئے کہ یہ کتنی بڑیviolationہے اور اس سوال کو جان بوجھ کر آخر میں رکھا گیا ہے۔اگر میں آج آپ سےrequestکروں کہ مال روڈ کا یہ ایک ہزار فٹ کاareaہے اس میں ہر طرح کا جرم ہوگا اور پنجاب حکومت اس کوgeneral lawسے excludeکر دے تو کیا یہ ممکن ہے؟آپ دیکھ لیں آج جو جواب آیا ہے، جان بوجھ کر آخر میں رکھا گیا ہے اور جس وقت میرا سوال آرہا ہوتا ہے اس وقت سیکرٹری صاحب اُٹھ کر کہہ دیتے ہیں کہ جی وقت ختم ہو رہا ہے۔آپ صرف اس کا جواب پڑھ لیں کہ یہ کتنی بڑیadmissionہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!ایک گھنٹہ سوالات کے لئے مختص ہے اور میں تو نمبر کے حساب سے چل رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میری عرض یہ ہے کہ میرے محترم بھائی جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں جو سوال کرتے ہیں ہر ایک کا حق ہے لیکن یہ اتنی بڑیadmissionہے جوon recordلائی گئی ہے کہ ہاںexcludeاس مصوم پرندے کو انڈیا میں تو مارنے کا اختیار نہیں ہے اور میں اس پر حیدرآباد دکن caseکی اگر مثال دے دوں تو لوگوں کو آج نیند نہ آئے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!اس سوال کوpendingکر دیںnext timeآجائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب کے اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔منسٹر صاحب!میں نے آپ کو پچھلے اجلاس میں سردار محمد ایوب خان صاحب کے سوال نمبر814کے متعلق انکوائری کرنے کا کہا تھا کہ اس اجلاس میں آپ وہ رپورٹ پیش کریں تو کیا آپ کے پاس اس کیdetailآگئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک آصف محمود): جناب سپیکر!جی، اس کیdetailآگئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کے پاس آگئی ہے تو آپ اس کو منگوالیں اورexplainکر دیں۔

جناب کانجی رام: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ گزشتہ روز لاڑکانہ میں ہندوؤں کے مندر کو جلایا گیا ہے جس پر یہ ایوان بھرپور مذمت کرتا ہے اور جنہوں نے دکانات کی لوٹ مار کی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات نہ کریں بلکہ اس پر کوئی قرارداد لے کر آئیں۔

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! یہ اہم مسئلہ ہے اور اقلیتوں کے تحفظ کا معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس پر rules کے مطابق چلیں۔ آپ اس پر تحریک التوائے کار لے کر ائیں، اس کو take up کر لیتے ہیں، کل پرسوں کے اجلاس میں اس کو لے لیں گے۔ آپ written میں لے کر آئیں۔ جی، منسٹر صاحب! detail میں اس کی رپورٹ آگئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک آصف محمود): جناب سپیکر! detail آگئی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک issue کے اوپر آپ کی observation چاہتا ہوں کہ جو ہمارے honourable guest, Speaker's Box میں آکر بیٹھتے ہیں تو روایات یہ ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ فلاں ملک کے ambassador آئے ہیں، فلاں شہر سے ہمارا وفد آیا ہے یا فلاں کالج کا وفد آیا ہے تو ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں، میں ایوان کے knowledge کے لئے اور اپنے knowledge کے لئے کیونکہ میں سیاست کا طالب علم ہوں اور میں اس پر آپ کی observation چاہتا ہوں کہ کیا اُس میں کوئی تخصیص ہے یا جو بھی صاحب وہاں پر آئیں تو اُن کی پارٹی کے لئے یا کسی شہر کے لئے کوئی خدمات ہوں تو ہم اُن کو welcome کر سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، ہمارے باہر سے جو بھی guests آتے ہیں یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ اگر وہ ہماری کارروائی دیکھنے کے لئے آتے ہیں، باقی سارے پاکستانی ہیں اور اسی ملک کے رہنے والے ہیں تو جو بھی یہاں پر guests آتے ہیں ہم انہیں welcome کہتے ہیں اور اُن کو یہ کارروائی دیکھنے کا حق ہے آپ کے guests جو بھی آتے ہیں اُن کے لئے یہ honour ہوتا ہے کہ وہ یہاں آکر کارروائی دیکھتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں پھر ان کو یہاں کھڑا ہو کر welcome کہہ سکتا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں ان کو آپ کی طرف سے welcome کر دیتا ہوں۔ جو بھی شیخ صاحب کے guest ہیں میں ان کو یہاں پر welcome کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب پہلی دفعہ اس ایوان میں آئے تو وہ ادھر گیلری میں بیٹھے رہے، میں اس ایوان کا ٹائم ضائع کرنا نہیں چاہتا تھا اس لئے میں نے ان کی بھی موجودگی show نہیں کی۔ شیخ صاحب کے جو بھی guest یہاں پر آئے ہوئے ہیں میں ان کو welcome کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میاں اجمل صاحب جو ہمارے سیکرٹری انفار میشن ہیں اور عمران محمود صاحب جو ہماری پارٹی کے ورکر ہیں وہ آج یہاں ایوان کی کارروائی دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں میں ان کو welcome کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میں بھی ان کو welcome کرتا ہوں۔اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جمعہ والے دن وزیر قانون نے مظفر گڑھ کے واقعہ پر وعدہ کیا تھا۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ابھی آ جاتے ہیں، میں ان کا انتظار کر رہا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اپنی بات کے آغاز سے قبل جو کانجی رام صاحب نے پوائنٹ لیا تھا، میری گزارش ہوگی کہ ان کو آرڈر جاری کیا جائے کہ۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میرے پاس تحریک التوائے کار لے کر آئیں میں آج ہی اس کو next session کے لئے take up کرتا ہوں۔اس کے علاوہ کوئی اور بات بھی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آلو کی فصل کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا تھا کہ اس سال آلو کی فصل کی پیداوار تیس فیصد کم ہوئی ہے۔آلو کا ریٹ routine میں تیرہ سے چودہ سو روپے ہوتا تھا آج اس کا ریٹ بتیس سے پینتیس سو روپے ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ آلو کی export ہو رہی ہے۔

اگر اس کا نوٹس نہ لیا گیا تو آنے والے دو مہینوں میں اس کا ریٹ اسّی سے سو روپے کلو ہو جائے گا پھر ہم دوسرے ملکوں سے مانگتے پھریں گے۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس پر بھی تحریک التوائے کار لے کر آئیں اس کو بھی ہم دیکھ لیتے ہیں۔ ابھی لاء منسٹر صاحب آ جاتے ہیں پھر ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ یہ تحریک استحقاق امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ پڑھ دی تھی اس کا جواب آنا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے، لاء منسٹر صاحب! اس کو آج تک کے لئے pending کیا گیا تھا اس کا جواب آنا تھا۔

ای ڈی او ہیلتھ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا معزز ممبر اسمبلی کو گالیاں دینا

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ اس جواب سے متعلق میں چاہتا ہوں کہ محرک کے ساتھ ایک sitting ہو جائے۔ اس sitting میں اگر محرک مطمئن ہو جاتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے ورنہ آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دینا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں امجد علی صاحب! آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس پر discuss کر لیں۔ اگر آپ satisfy ہو جاتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے ورنہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ مجھے short statement کا موقع دیا جائے یا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ اگر آپ satisfy نہ ہوں تو پھر میں اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دوں گا۔ اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق پیر خضر حیات شاہ کھگہ کی ہے۔ یہ بھی move ہو چکی ہے اس کا بھی جواب آنا تھا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو کل تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب نجیب اللہ خان کی ہے اور یہ بھی move ہو چکی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو بھی کل تک کے لئے pending فرمادیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بھی کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں، پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 485 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

گوجرانوالہ: لیڈی ڈاکٹر کے گھر ڈکیتی کی واردات کی تفصیلات

485: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 7-مارچ 2014 روزنامہ "انقلابی دنیا" کے مطابق سول ہسپتال گوجرانوالہ کے ایم ایس ڈاکٹر انور امان کی لیڈی ڈاکٹر بہن کے گھر ڈاکو مریض بن کر داخل ہوئے اور لیڈی ڈاکٹر کو رسیوں سے باندھ دیا، 10 لاکھ روپے نقدی اور لاکھوں کے زیورات لوٹ لئے۔ شور مچانے پر ان کی بہن لیڈی ڈاکٹر کے سر، منہ اور پسلیوں پر بٹ مار کر انہیں شدید زخمی کر دیا؟

(ب) پولیس نے آج تک اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ:

(الف) یہ درست ہے کہ یہ واقعہ پیش آیا۔

(ب) اس کے متعلقہ مقدمہ نمبر226 مورخہ 2014-03-06 زیر دفعہ 394 ت پ تھانہ سول لائن ضلع گوجرانوالہ درج رجسٹرڈ ہوا۔ اس کی تفتیش بذریعہ محمد جاوید سب انسپکٹر تھانہ سول لائن عمل میں لائی گئی ہے۔ اس پر چند شبہات کی بنیاد پر ایک ملزم نثار احمد ولد نور کو حسب ضابطہ گرفتار کیا گیا ہے اور وہ اس وقت جسمانی ریمانڈ پر ہے۔ اس مقدمے کو جلد ہی sort out کر کے اس کا چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں اس میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ یہ واقعہ 7 تاریخ کو ہوا اور آج 17 تاریخ ہو چکی ہے۔ یہ وہی چیزیں ہیں جو حسب روایات ہم ماضی میں سنتے آئے ہیں کہ شُبہ کی بنیاد پر ملزم پکڑ لیا گیا ہے۔ یہ صرف ایک مقدمے کی بات نہیں ہے۔ یہ واقعہ 7 تاریخ کو ہوا اور 8 تاریخ کو ایک اور ڈکیتی ہوئی جس میں 90 تولے سونا اور بہت ساری قیمتی چیزیں بھی لے گئے۔ اس سے پہلے گوجرانوالہ شہر کے اندر بشیر کمبوہ نامی تاجر کو قتل کر دیا گیا۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں حالات ٹھیک نہیں ہیں اگر ہم نے اس پر توجہ نہ دی تو خدانخواستہ، ایسا نہ ہو کہ مظفر گڑھ جیسا واقعہ گوجرانوالہ میں بھی ہو سکتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو ذرا سنجیدگی سے لیا جائے وہاں پر اکثر بڑی بڑی ڈکیتیاں ہوئی ہیں اور آج تک ایک بھی ڈکیتی trace out نہیں ہوئی۔ مجھے یہ خدشہ ہے کہ بالکل اسی طرح یہ واردات بھی فائلوں کی نذر ہو جائے گی۔ اس پر کوئی کارروائی ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اس پر یقین دہانی ہو جائے کہ جو وارداتیں ہوئی ہیں ان کو trace out کر لیا جائے گا۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ بڑی اچھی بات ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انشاءاللہ اس پر عملدرآمد ہوگا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ مقدمہ without any delay درج ہوا اور اس میں victim family بھی satisfied ہے۔ ان کے knowledge میں لا کر اس مقدمے کی تفتیش عمل میں لائی جا رہی ہے۔ جو انہوں نے شبہات ظاہر کئے ہیں اس کی بنیاد پر ایک ملزم کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ چونکہ واردات کے دوران یہ ملزمان نامعلوم رہے ہیں اس لئے ان کی کوئی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سلسلے میں پولیس پوری کوشش کر رہی ہے اور اس میں کوئی ایسا عنصر نہیں ہے کہ جس کے اوپر victim family dissatisfied ہو یا انہیں اس بات کی شکایت ہو کہ ان کی اس سلسلے میں کوئی شنوائی نہیں ہوئی یا ان کی حق رسی نہیں ہو رہی ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً تین روز قبل لاہور

پولیس نے ایک گینگ کو arrest کیا اور اس سے تقریباً19 کروڑ72 لاکھ روپے کی recovery کی گئی۔ انہوں نے 57 وارداتیں کی تھیں۔ وہ جس شہر میں بھی جاتے تھے کرائے پر گھر لے کر وہاں پر وارداتیں کرتے تھے اور اس کے بعد وہاں سے غائب ہو جاتے تھے۔ انہوں نے فیصل آباد اور لاہور میں کافی وارداتیں کیں جس میں ایک سابق آئی جی اور سابق منسٹر تھے۔ اس کے علاوہ صنعتکار اور مل مالکان بھی تھے۔ یعنی انہوں نے اتنی زیادہ تباہی کی۔ بعض اوقات اس قسم کے گروہ operative رہتے ہیں کیونکہ ان کا کوئی جائے مسکن نہیں ہوتا، وہ جس علاقے میں واردات کر رہے ہوتے ہیں ان کا کوئی clue نہیں ہوتا۔ جب تک وہ پولیس کی دسترس سے باہر رہتے ہیں اس قسم کی وارداتیں کرتے رہتے ہیں۔ جب ایک ہی گروہ پکڑا گیا تو لاہور اور فیصل آباد کے تقریباً57 کیس sort out ہو گئے اور ان سے تقریباً ساڑھے انیس کروڑ روپے کی recovery بھی ہوئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ گوجرانوالہ سے متعلق بھی پوری efforts ہو رہی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ وہاں پر جو بھی گروہ سرگرم ہے اس کو گرفتار کیا جائے گا اور ان سے recovery کی جائے گی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک گزارش کرنی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے اپنی commitment دے دی ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس سردار محمد جمال خان لغاری صاحب کی طرف ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان: 20 خواتین کا اغواء برائے تاوان بے حرمتی سے متعلقہ تفصیلات

486: سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ تمن کھوسہ میں غلام حسین زنگانی نامی ایک اشتہاری نے 20 خواتین کو تاوان اور بیچنے کے لئے اغواء کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان خواتین کو مسلسل تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان کی بے حرمتی بھی کی جا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اشتہاری کے خلاف ایکشن لینے اور خواتین کو بازیاب کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) مذکورہ واقعہ کی مکمل صورتحال اور اب تک ہونی والی پیشرفت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب عرض ہے کہ:

(الف) اس حد تک درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ جسے تمن کھوسہ کہا جاتا ہے وہاں پر غلام حسین زنگانی نامی ایک اشتہاری ملزم پناہ گزین ہے اور اس ملزم کے خلاف 13 مقدمات درج ہیں جن میں سنگین نوعیت کے مقدمات، ڈکیتی اور قتل کے مقدمات بھی درج ہیں لیکن جہاں تک 20 خواتین کو اغواء برائے تاوان کرنے سے متعلق بات ہے تو اس قسم کی کوئی شکایت ضلع ڈیرہ غازی خان یا قبائلی ایریا کے کسی بھی پولیس سٹیشن میں ابھی تک موصول ہوئی ہے اور نہ ہی وہاں پر درج ہے۔

(ب) میں خواتین کی بے حرمتی اور تشدد سے متعلق عرض کر چکا ہوں۔

(ج) میرے چیمبر میں ابھی سردار محمد جمال خان لغاری صاحب اور آئی جی آفس سے ڈی آئی جی صاحب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تشریف لائے ہوئے تھے اور ڈیرہ غازی خان پولیس کا نمائندہ بھی وہاں پر موجود تھا اور ان کے درمیان discussion ہوئی ہے۔ جہاں تک 20 خواتین کے اغواء اور وہاں پر تشدد والی بات پر تھوڑی سی confusion ہے لیکن اس بات پر consensus ہے کہ غلام حسین زنگانی نامی اشتہاری ملزم ہے۔ اس علاقے میں یہ sign of terror ہے لیکن یہ قبائلی علاقے میں پناہ گزین ہے اور وہ علاقہ ڈیرہ غازی خان سے کافی ہٹ کر ہے۔ اس پر ایک دو دفعہ raid کی پلاننگ ہوئی لیکن چونکہ راستہ دشوار گزار ہے اس لئے جب بھی movement ہوتی ہے اس کو پہلے پتا چل جاتا ہے اور وہ ادھر ادھر فرار ہو جاتا ہے۔ میری کمشنر صاحب سے بھی بات ہوئی ہے اور ابھی وہاں پر نئے RPO صاحب بھی تعینات نہیں ہوئے۔ اب یہ پروگرام بنا ہے کہ RPO صاحب ایک آدھے دن میں تعینات ہو جاتے ہیں تو پھر باقاعدہ اس اشتہاری ملزم کے خلاف raid پلان کیا جائے گا اور اس سلسلے میں رینجرز یا فضائی help کی ضرورت ہوئی تو یہ سارا کچھ arrange کر کے ایک مکمل full-fledged raid پنجاب پولیس arrange کرے گی اور بھرپور کوشش ہوگی کہ اس ملزم کو گرفتار کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے سردار محمد جمال خان لغاری صاحب سے یہ request کی ہے کہ آپ اس کو توجہ دلاؤ نوٹس pending کروادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب اس پر بھرپور کارروائی ہو گی تو پھر رپورٹ ایوان میں پیش کر دی جائے گی اس لئے میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ اس کو next session تک pending فرمادیں۔ Meantime اس پر بھرپور administrative کارروائی اور raid کے بعد جو بھی رزلٹ ہو گا وہ ایوان میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کو next session تک pending کیا جاتا ہے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! آپ بیشک اسے pending کر دیں لیکن اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس مقدس ایوان کے سامنے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کی discussion تو لاء منسٹر صاحب سے ہو گئی ہے۔ مزید آپ بات کرنا چاہیں تو آپ بات کر لیں۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میری بات بالکل لاء منسٹر صاحب سے ہو گئی ہے اور انہوں نے assurance بھی دی ہے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ جو پولیس اور intelligence کی خبر ہے، میرے پاس ایک معزز چیمبر آف کامرس کی خبر ہے کہ جب وہ اپنی گاڑی کی بازیابی کے لئے وہاں گئے تھے تو ان کی رپورٹ ہے کہ وہاں پر 20 خواتین موجود تھیں، ایک خاتون کو ان کے سامنے ریپ کیا گیا اور وہ شرمندہ ہو کر باہر نکل آئے تو میری گزارش یہ ہے کہ پولیس کے جنرل روّیہ کو آپ بھی دیکھ لیجئے کہ مظفر گڑھ کے اندر ایک واقعہ ہوا اور ایسے کئی واقعات ہیں جو منظر عام پر نہیں آ رہے۔ آپ مہربانی کر کے اس کا نوٹس ضرور لیجئے کیونکہ یہ پولیس اس وقت instead of doing service to the people حکمران بنی ہوئی ہے۔ وہ یکسر reject کر دیتے ہیں کہ آپ کی خبر غلط ہے، یہ کس طرح غلط ہے؟ وہ بندہ وہاں پر موجود ہے، وہ وہاں پر گیا ہے، اس نے وہاں پر 20 خواتین کو دیکھا ہے اور اس وقت تک آپ کی خواتین بک چکی ہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! لاء منسٹر صاحب نے اس پر بڑی detail سے بات کی ہے۔ اس کو next session تک pending کیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ انتہائی افسوسناک بات ہے کہ ہم بعض باتوں کو صرف اور صرف اس مقصد کے لئے کرتے ہیں کہ ان

باتوں سے ہیجان پھیلے گااور یہ بات ایک بڑی خبر بنے گی۔ میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ یہ ساری discussion میرے چیمبر میں ہوئی ہے اور جو صاحب چیمبر آف کامرس کے ممبر ہیں وہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ اس علاقے میں گئے تھے اور ان کے سامنے یہ ظلم ہوا ہے۔ ان کے ساتھ ایک اور آدمی بھی گیا تھا اور اس آدمی نے تحریری طور پر کہا ہے کہ یہ بات غلط ہے۔ میں ان کے ساتھ وہاں پر گیا تھا اور ہم نے وہاں پر اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں دیکھا۔ میں نے اس کے بعد کمشنر صاحب سے خود فون پر بات کی ہے اور انہیں کہا کہ آپ ان بندوں کو confront کروائیں، یہ دونوں بندے وہاں پر اکٹھے گئے ہیں اور ایک آدمی اس قسم کی بات کر رہا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سننے میں بھی باعث افسوس اور انتہائی قابل مذمت ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس آدمی کو بلایا تھا اور میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے یہ درخواست لکھی ہے اور آپ نے یہ واقعہ لکھا ہوا ہے تو آپ نے یہ واقعہ کس طرح سے دیکھا؟ اس نے کہا کہ نہیں میں نے عورتوں کی چیخوں کی آواز سنی تھی لیکن میں نے وہاں پر دیکھا کچھ نہیں ہے۔ یہ ساری باتیں وہاں چیمبر میں ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود حکومت high level پر اس چیز کو manage کرتے ہوئے وہاں پر raid conduct کرنے جا رہی ہے اگر وہاں پر اس قسم کا کوئی واقعہ ہوگا تو وہ بات بھی پکڑی جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ سب ہماری بیٹیاں اور بہنیں ہیں ہم اس قسم کی گفتگو کر کے ان چیزوں سے کیا حاصل کرنا چاہتے، اس سے خواتین کا تقدس اور عزت کے لئے کون سی سروس انجام دے رہے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی بات کی جب تصدیق نہ ہو اس وقت تک اس بات کو ننگے الفاظ میں کرنا زیب نہیں دیتا۔ جب انہوں نے ایک معاملہ اٹھایا ہے تو اس پر حکومت نے پوری توجہ دی ہے اور میں ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ I will talk to Chief Minister ہم اس raid کو مؤثر طریقے سے arrange کریں گے کہ وہ ظالم شخص گرفتار ہوگا۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میرے پاس اس سلسلے میں written موجود ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس پر آپ کی بات ہو گئی۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! یہ written application ہے جو کمشنر صاحب کو دی گئی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں اور لاء منسٹر صاحب کو یہ written application بھی دے دیں۔ جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے؟

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس وقت Excise Minister بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو میں ان سے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس سے related ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سے related نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! پھر اس کا کیا کریں؟ اس کا پہلے جواب لے لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے آپ سے point of order پر request کی ہے کہ اس کے علاوہ بات ہے اور وہ ایکسائز منسٹر صاحب سے متعلقہ ہے۔ وہ آپ بھی سن لیجئے اور آپ دیکھئے کہ کتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میری آپ سے صرف یہ گزارش ہے کہ ایکسائز منسٹر صاحب سارا دن یہاں موجود رہیں گے اور وہ کہیں نہیں جا رہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ چلے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے آج بجٹ پر بحث شروع کرنی ہے۔

پاکستان میں امپورٹ ہونے والی گاڑیوں کے مالکان کو محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے ہاتھوں لٹنے کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ بھی سمجھتے ہیں، اس وقت جتنی گاڑیاں پاکستان میں امپورٹ ہو رہی ہیں، ان گاڑیوں کو ایک transit period ملتا ہے اور قانون بھی اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ اس پر 6 فیصد at source income tax لیا جاتا ہے، وزیر آبکاری و محصولات کے یقیناً یہ علم میں ہو گا کہ پنجاب میں اتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے کہ گاڑیاں in transit پکڑی جا رہی ہیں، ان گاڑیوں میں families بیٹھی ہوتی ہیں گاڑیوں کے کاغذات بھی ان کے پاس ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے گاڑی کو رجسٹرڈ کیوں نہیں کروایا؟ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یا تو محکمہ انکم ٹیکس والوں نے جس طرح اپنا آفس پورٹ پر ہی کھولا ہوا ہے یہ بھی پورٹ پر ہی اپنا رجسٹریشن آفس کھول لیں، محکمہ انکم ٹیکس والے پورٹ پر ہی چھ فیصد at source وصول کر لیتے ہیں

اور اس کے بعد آپ فارغ ہو جاتے ہیں، مجھے یہ بتائیں کہ ان کے اس وقت تینofficesبنے ہوئے ہیں، میں نے آج سے چھ سال پہلے گورنمنٹ کو اس سلسلے میں ایک سکیم بنا کر دی تھی کہ گاڑیاںat sourceregisteredکی جائیں یہ کام تو ان سے ہو نہیں سکا اور تینofficesبھی بن گئے جس پر قوم کا اربوں روپے خرچ ہو رہا ہے۔ آپ خود ہی سوچیں کہ جب گاڑی پورٹ سے نکلے گی تو کوئی دو چار دن، پانچ دن، دو سو چار سو کلو میٹر چلے گی، اس وقت ایک کروڑ روپےaverageایک گاڑی پر ڈیوٹی دی جا رہی ہے، ایک لینڈ کروزر پر اس وقت ایک سے ڈیڑھ کروڑ روپے ڈیوٹی لی جا رہی ہے۔ پنجاب کے یہ لوگ جنہوں نے اپنا قانون بنا لیا ہے ان کو پکڑ کر بمعہ فیملی اتار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گاڑی رجسٹرڈ کیوں نہیں کروائی؟ اس طرح سے انہیں ذلیل و خوار کرتے ہیں، میں یہ پوچھتا ہوں کہ اگر ان کے پاس اتنے اختیارات ہیں تو یہat sourceان لوگوں سے اپنے ایکسائز کے پیسے لے لیں، جو آدمی تیس لاکھ، چالیس لاکھ، پچاس لاکھ ایک کروڑ روپے تک گاڑی کی ڈیوٹی دے سکتا ہے اور چھ فیصد انکم ٹیکس بھی دے سکتا ہے تو کیا وہ ان کی ایکسائز ڈیوٹی نہیں دے سکتا؟ لوگ ذلیل ہو رہے ہیں اور حکومت کی اس میں بدنامی ہو رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب حکم دیں اور اپنے عملے کو بلائیں، میں ثابت کرتا ہوں کہ یہ ان لوگوں پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! یہ بات ان کے نوٹس میں آ گئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ان کو صرف ہدایت کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے آپ کی بات نوٹ کر لی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! جب آپ ان سے کہیں گے تو یہ نوٹ آگے چلے گا۔ میاں صاحب تو میرے بھی اچھے دوست ہیں آپ ان سے کہیں گے تو یہ نوٹ آگے چلے گا، آپ ان سے کہیں کہ یہ اپنے عملے کو بلائیں، میں ثابت کرتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب! اجلاس کے بعد شیخ علاؤالدین صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کوresolveکریں۔

وزیر خزانہ / آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شیخ صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں ہم اجلاس کے بعد ان کو اپنے سٹاف کے ساتھ بٹھا دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بھی ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ علاؤالدین صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔ اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ جی، وزیر موصوف تحریک التوائے کار نمبر 908/13 کا جواب دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب والا! وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے میں نے آپ سے ایک گزارش کرنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں پہلے ہی تحریک التوائے کار کا کہہ چکا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ وزیر قانون صاحب تشریف رکھتے ہیں، پچھلے اجلاس میں، میں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا تھا، اس نوٹس کا یہاں پر پڑھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر کہیں پر کسی وجہ سے اس بندے کی شنوائی نہیں ہو رہی اور اس فورم پر اگر اس کا مسئلہ آ گیا ہے تو اس کو اچھے انداز میں دیکھ لیا جائے۔ میں آپ کے توسط سے یہ request کرنا چاہ رہا ہوں، وزیر قانون صاحب نے مجھے اس دن چٹ بھی لکھ کر دی تھی کہ آپ سے متعلقہ بندہ رابطہ کرے گا لیکن اس کے بعد کسی نے رابطہ نہیں کیا۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ وہ kidnapping کا ایک serious matter ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس کو دیکھ لیا جائے، اگر یہ نہیں دیکھنا چاہتے تو یہ ان کی مرضی ہے، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ اس مقدمہ کے اندر جو اشتہاری ہیں وہ تو سر عام پھر رہے ہیں اور جو مدعی ہے اس کو اتنی دھمکیاں دی گئی ہیں کہ وہ اب اپنے گھر سے باہر ہی نہیں نکلتا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس وقت آپ کی جگہ پر جو سپیکر صاحب Chair کر رہے تھے وہ ان سوالات کو پہلے pending کر رہے تھے، رانا صاحب نے فرمایا تھا کہ اسے pending نہ کیا جائے اور ہم اس مسئلہ کو حل کر لیتے ہیں لیکن ابھی تک وہ مسئلہ حل نہیں ہوا۔ میری صرف یہ request ہے کہ اس معاملے کو اسی انداز میں دیکھا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! جو commitment ہوئی ہے اس معاملے کو اسی انداز میں دیکھیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): ٹھیک ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

حکومت پنجاب کی طرف سے شیخ زید ہسپتال لاہور کا بجٹ آدھا کرنے سے ہسپتال مطلوبہ سہولیات سے محروم

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ مرکزی حکومت نے شیخ زید ہسپتال کے لئے سالانہ بجٹ 480 ملین روپے مختص کیا تھا، سال 2012 میں جب یہ ہسپتال صوبائی حکومت میں شامل کیا گیا تو مذکورہ ہسپتال کے لئے سالانہ 1341 بلین روپے مختص کئے گئے جو کہ مرکزی حکومت کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے اور یہ تمام رقم محکمہ خزانہ کی طرف سے مذکورہ ہسپتال کو ادا کر دی گئی ہے جس سے ہسپتال کے معیار کو مرکزی حکومت کے 480 ملین کے بجٹ کے مقابلے میں بہتر بنانا ہے۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی طرف سے سات سو ملین روپے کی اضافی رقم کا تقاضا کیا گیا ہے جو کہ محکمہ صحت کے زیر غور ہے۔ انشاء اللہ جو بھی اس کی ضرورت ہوگی اپنے فنڈز کے مطابق ان کو ضرور ادائیگی کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک کا جواب آگیا ہے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/917 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ، ڈاکٹر مراد راس اور محترمہ شنیلا رت صاحبہ کی طرف سے ہے، اس کا جواب میرے خیال میں موصول نہیں ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب والا! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا اگلے چند دنوں میں یعنی اسی ہفتہ میں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو پرسوں تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 13/919 کا جواب آنا تھا؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پنجاب میں پنجاب ٹیکنیکل بورڈ لاہور واحد ادارہ ہونے کی وجہ سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور نے طلباء کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے سلسلے میں بیشتر اصلاحات کی ہیں، جس میں ایک online registration دوسرا online داخلہ فارم اور تیسرے نمبر پر online role number slips اور online results شامل ہیں۔ چونکہ بورڈ سے حاصل شدہ سرٹیفکیٹ کی تصدیق اصل ریکارڈ دیکھ کر ہی کی جا سکتی ہے اس لئے ڈگری کی تصدیق لاہور سے ہی ممکن ہے، بورڈ نے اس عمل کو بھی آسان بنایا ہے اور تصدیق کا دورانیہ ایک دن کر دیا ہے۔ تصدیق بذریعہ ڈاک ارجنٹ ایک یوم اور عام تصدیق ایک ہفتہ میں سائل کے گھر بذریعہ ڈاک ارسال کر دی جاتی ہے۔ جہاں تک نام کی درستی کا تعلق ہے یہ تمام کام طالب علم کے ہاتھوں مکمل کروایا جاتا ہے تاکہ کسی غلطی کا احتمال نہ رہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی غلطی آ جائے اس کی درستی کروانا مطلوب ہو تو اس کے لئے بھی طالب علم کو بورڈ کے دفتر آنے کی ضرورت نہ ہے۔ بورڈ بی ایس سی انجینئرنگ کے سلسلہ میں پہلے بھی تجویز دے چکا ہے کہ ڈپلومہ ہولڈرز طلباء کے لئے انجینئرنگ میں نشستیں بڑھائی جائیں اور اس کے لئے حکومت سے مدد کی درخواست بھی کی ہے۔ بی ٹیک کی تعلیم کو بی ایس سی ٹیکنالوجی میں منتقل کیا گیا ہے جو کہ بی ایس سی انجینئرنگ کے مساوی ہے اور TEVTA کے زیر اہتمام کالجوں میں پڑھائی جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا جواب آ گیا ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): تحریک التوائے کار نمبر 920/13 کا جواب موصول نہیں ہوا، اگلے چند دنوں میں جواب آ جائے گا بلکہ اسی ہفتہ میں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسی ہفتے میں اس کا جواب آ جائے گا اس وقت تک کے لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/930 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

ایل ڈی اے ایک مضبوط ادارہ ہونے کے باوجود شہر میں اپنے اہداف حاصل کرنے میں ناکام

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے، اخباری رپورٹ اس حد تک درست نہ ہے کہ نقشہ کی فیس recovery مایوس کن رہی بلکہ حقیقت میں سال 2013 میں ایل ڈی اے ٹاؤن پلاننگ نے نقشہ فیس اور جرمانہ کی مد میں دس کروڑ روپے وصول کئے۔ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی ترمیمی بل 2013 کی صوبائی اسمبلی پنجاب نے مورخہ 12۔دسمبر 2013 کو منظوری دی، جس کی توثیق 14۔دسمبر 2013 کو گورنر پنجاب نے کر دی۔ بعد ازاں مورخہ 16۔دسمبر 2013 اس کا گزٹ نوٹیفکیشن کیا گیا، جس کے مطابق ایل ڈی اے کا دائرہ کار ضلع لاہور سے بڑھا کر لاہور ڈویژن تک کر دیا گیا ہے اور مذکورہ منظوری کے مطابق ایل ڈی اے ڈویژن کی سطح پر ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری کرنے کی مجاز ہے۔ ایل ڈی اے اہلکاران کے خلاف متعلقہ قوانین و قواعد کے تحت تادیبی کارروائی ایک معمول کا حصہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/2 ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ سعدیہ سہیل رانا اور محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کی طرف سے تھی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب آ گیا ہے؟

لاہور، محکمہ مال کی راوی ٹاؤن رجسٹری برانچ کا عملہ کرپشن، رشوت اور لوٹ مار میں سرگرم عمل

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور سے جواب طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق تحصیل میونسپل آفیسر و ٹاؤن آفیسر راوی

ٹاؤن لاہور روزنامہ جنگ کی رپورٹ اصل حقائق کے مطابق نہیں ہے۔اصل میں چند صاحبان جن میں عدنان بٹ، عامر بٹ جو کہ بنیادی طور پر رشتہ دار ہیں، دونوں غیر رجسٹرڈ وثیقہ نویس اور پراپرٹی ڈیلر ہیں جنہوں نے تین رجسٹریاں پاس ہونے کے لئے ٹی ایم اے راوی ٹاؤن میں درخواستیں جمع کروائیں۔ تینوں رجسٹریوں میں غلط اعداد وشمار دیئے گئے تھے، گورنمنٹ ٹیکس بھی چھپائے جانے کی کوشش کی گئی تھی جس کی وجہ سے مذکورہ بالا وثیقہ نویسوں کو رجسٹریوں کے لئے انکار کیا گیا۔ انہوں نے اس صورتحال کو دیکھ کر ڈسٹرکٹ کلکٹر کے خلاف مختلف ناموں سے درخواستیں دیں۔ ڈی سی او صاحب نے ان کی حسب ضابطہ انکوائری کرواکر خلاف ضابطہ قرار دے دیا۔ کسی قسم کی ٹیکس کی چوری یا چھوٹ یا کوئی بھی غیر قانونی عمل وہاں پر نہیں ہو رہا بلکہ تمام کام قواعد کے مطابق ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آ گیا ہے اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/11 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر تعلیم صاحب کو خود دینا چاہئے، یہ پنجاب یونیورسٹی کا مسئلہ ہے آپ کا بھی پنجاب یونیورسٹی پر احسان ہو گا، پنجاب یونیورسٹی کی پچاس کنال زمین ڈائیوو کو دی جا رہی ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے وزیر تعلیم اس کا خود جواب دیں اور میں آپ کو یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس دن بھی یہ کہا تھا یعنی ایوان میں voting کروانا چاہ رہے تھے، مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کم از کم میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ ریکارڈ پر یہ بات آ جائے کہ میں نے پنجاب یونیورسٹی کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ میں عرض کروں گا کہ یہاں پر شادی ہال ہی بنتے ہیں، ڈرامہ ہال بنتے ہیں، پنجاب یونیورسٹی پر خدا کے لئے رحم کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/193 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ گیارہ کنزیومر کورٹس کی کارکردگی، موجودہ کونسل کی طرف سے عوام کی آگاہی، انہی کوششوں کی وجہ سے ہے۔مزید برآں موجودہ کونسل عوام کی طرف سے۔۔۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار تو ابھی moveہی نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر:شیخ صاحب کی بات درست ہے کہ یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھی نہیں گئی، شیخ علاؤالدین صاحب!اس کو پڑھ دیں۔

شیخ علاؤالدین:اللہ کا شکر ہے کہ سیکرٹری صاحب کو اس کا احساس ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ماشاء اللہ کافی جواب دے دیئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین:جناب والا!یہ تحریک التوائے کار تو ابھی پڑھی ہی نہیں گئی اگر اجازت ہو تو میں اسے پڑھ دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، آپ اسے پڑھ دیں۔

کنزیومر کورٹس کے حوالے سے عوام کی آگاہی کے لئے ڈسٹرکٹ
کونسلوں کو دیا گیا کروڑوں روپے کا فنڈ ضائع ہونے کا خدشہ

شیخ علاؤالدین:شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ کنزیومر ایکٹ2005 کے تحت پنجاب میں کل11 کنزیومر کورٹس قائم کی گئیں اور ان گیارہ عدالتوں کو گیارہ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے ذریعہ عوام کی آگاہی کے لئے بھی قائم کیا گیا۔ان ڈسٹرکٹ کونسلوں کو کروڑوں روپے کے فنڈز سینکڑوں ملازمین اور بے شمار ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی لیکن ان ڈسٹرکٹ کنزیومر کونسلز کا قطعاً کوئی کردار عوام کے مفاد میں آج تک سامنے نہ آیا ہے۔ان عدالتوں کی ڈسٹرکٹ کونسلوں کا قطعاً کوئی مثبت کردار نہ ہے۔ان تمام کونسلوں کا فوری طور پر نہ صرف Financial Audit ہونا چاہیئے بلکہ باقاعدہ Performance Audit کے لئے فوری اقدامات ہونے چاہئیں۔کنزیومر کورٹس کی حالت کا اندازہ لاہور کے ایک علاقہ ریواز گارڈن کے ایک چھوٹے سے گھر میں قائم کی گئی کنزیومر کورٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔تمام سرکاری عمارتیں اصل میں کسی بھی حکومت اور قوم کی نمائندگی کرتی ہیں اور ان

کا پر شکوہ ہونا ضروری ہے۔ کسی بھی عدالت کو قائم کرنے کے لئے چاہے وہ آنریری مجسٹریٹ ہی کی کیوں نہ ہو پروقار عمارت اور محل وقوع ہونا ضروری ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ کورٹس ٹیلروں کے خلاف استعمال ہو رہی ہیں، میں نام نہیں لوں گا اگر انتہائی اہم لوگوں کی خواتین کے کپڑے صحیح نہیں سلے تو ان کورٹس کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ misuse ہو رہا ہے۔ آپ ان کورٹس کے لئے ایک کمیٹی بنادیں اور وہ کمیٹی جا کر دیکھے کہ کیا یہ جگہیں اس قابل ہیں کہ یہاں کورٹس بنائی جائیں اور پھر ان کی jurisdiction of powers دیکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس کا جواب تو لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ گیارہ کنزیومر کورٹس کی کارکردگی موجودہ کونسل کی عوام آگاہی کوششوں کی وجہ سے ہے۔ مزید برآں موجودہ کونسل اور عوام کی طرف سے موصول ہونے والی شکایات متعلقہ اتھارٹی کے سامنے پیش کرتے ہیں اور کنزیومر ایکٹ 2005 کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ان کونسلز میں اب تک 11249 شکایات موصول ہوئی ہیں ان میں سے 8950 شکایات کا ازالہ ہو گیا ہے اور باقی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ ان کونسلز کی بدولت مبلغ ایک کروڑ 35 لاکھ 58 ہزار 9 سو روپے جرمانے کی مد میں حکومت کے خزانے میں جمع کروائے جا چکے ہیں۔ ان کونسلز کے فنانشل آڈٹ کے لئے ہر سال اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کو لکھا جاتا ہے جو آڈٹ کروانے کے مجاز ہیں۔ مزید برآں یہ کہ ان کونسلز کی کارکردگی کو مسلسل جانچا جاتا ہے اور مناسب احکامات جاری کئے جاتے رہے ہیں اور کونسلز کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ان کا Performance Audit third party سے بھی کروایا جا رہا ہے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ کنزیومر کورٹ گوجرانوالہ کی عمارت مکمل ہو چکی ہے جبکہ ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور میں کنزیومر کورٹس کی عمارات تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ مزید برآں کنزیومر کورٹ

کی عمارت کو پروقار بنانے کے لئے حکومت پنجاب سے باقاعدہ مناسب جگہ کی الاٹمنٹ کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ صرف third party کا نام بتائیں تو میں ابھی credibility بتادوں گا کہ third party کا کون ہے جو آڈٹ کر رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! انہوں نے نام لیا ہے کہ ہم third party سے آڈٹ کروا رہے ہیں اس لئے وہ third party کا نام بتائیں کہ third party کون ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! third party کا نام لے کر کل ایوان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے، بتادیں گے۔

شیخ علاؤالدین: نہیں۔ ابھی بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ کل تک اس کا بتائیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب detail سے آگیا ہے لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب کل third party کے بارے میں بتائیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 195/14 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کا ڈی این اے ٹیسٹ کو حتمی ثبوت نہ ماننے سے سنگین جرائم میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Islamic Ideology Council کے ایک حالیہ فیصلے کے مطابق DNA Test کو مجرموں کے خلاف حتمی ثبوت کے طور پر نہ مانا جانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ یہ کس قدر بڑی زیادتی ہے کہ زنا یا زنا بالجبر اور قتل کے مجرموں کو عدالتیں صرف اس بنا پر کیفر کردار پر پہنچانے سے قاصر ہیں کہ چار بالغ الرائے مردوں کی گواہی جنہوں نے تمام پروسیس کو خود دیکھا ہو وہ جب تک گواہی نہ دیں اور جرح میں پورے مکمل جواب دے سکیں کی واحد صورت میں مجرمین کو سزا ہو سکتی ہے لیکن ایسا قطعاً نہ ہے اور گھناؤنے جرائم میں ملوث مجرمین صاف بچ رہے ہیں۔ ان تمام مظلوم rape victim کی مسلسل کہانی ہے جو روزانہ

مملکت خداداد میں دہرائی جارہی ہے۔Islamic Ideology Council نے تمام فرانزک نتائج کو بھی ماننے سے انکار کرتے ہوئے مزید کہا ہے کہ 1979 کا جنرل ضیاء الحق کا حدود آرڈیننس مجرموں کی سرکوبی کے لئے کافی ہے جو کہ حقیقتاً rapist favour law ہے اور مظلوم متاثرین و مقتولین کے خلاف ہے۔ معاشرے میں زنا یا زنا بالجبر کے واقعات اور بچوں سے جنسی جرائم کا بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف قوانین بے بس اور بے کار ہو چکے ہیں۔ ایک طرف جاہلانہ معاشرے میں خواتین کا تمسخر یہ کہہ کر اڑایا جاتا ہے کہ اس کی وجہ خود یہ خواتین ہیں جن کی بے پردگی اور ان کا بھڑکیلا لباس، خواتین کا حجاب یا پردے میں نہ رہنا ہے۔ آج تمام مہذب دنیا میں DNA test evidence کو ایک مسلمہ حقیقت کے طور پر مانا جاتا ہے اور مجرمین کو بلاتاخیر سزائیں دی جاتی ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ ایک مجرم جو کہ بوقت جرم Bio Logical Material مظلوم عورت یا بچے کے جسم یا کپڑوں پر چھوڑتا ہے واحد واضح ثبوت ہے جس سے اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے اور اس کے لئے واحد حل صرف DNA test ہے۔ مزید المیہ یہ ہے کہ وہ مظلومین جنہیں جرائم کے بعد قتل کر دیا جاتا ہے وہ بھی تو آخر انصاف کے مستحق ہیں۔ کس طرح؟ غور کیجئے کہ ایک بچہ کس طرح اپنے اوپر ہونے والی زیادتی کو بیان کر سکتا ہے، میں cross questions کی بات کر رہا ہوں کہ وہ معصوم جرح میں بھلا کیسے ٹھہر سکتا ہے۔ اوّل تو DNA test کی قانون میں مسلمہ حقیقت کو ایک قانونی مقام دینے کے لئے قانون سازی کے ساتھ ساتھ DNA test کی افادیت کا عوام میں شعور پیدا کیا جانا انتہائی ضروری ہے تاکہ مجرمین میں جرم کے نتائج کا خوف پیدا ہو اور عدالتیں ان مجرموں کو فوری سزائیں دے سکیں جو appeal stage پر بھی برقرار ہیں۔ یہ important ہے میں توجہ چاہوں گا اور appeal stage پر بھی برقرار رہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا اسی ہفتے میں آ جائے گا لہذا استدعا ہے کہ اس تحریک کو چند دنوں کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بدھ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بدھ تک اس کا جواب آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اگلے ہفتے تک آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کے detail جواب کے لئے اگلے ہفتے تک اسے pending کیا جاتا ہے۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ اس کا جواب لاء منسٹر صاحب دیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: جواب تو آنے دیں پھر وہ دیں گے۔ تحریک التوائے کار نمبر 14/207 شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔
وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کا جواب لاء منسٹر صاحب دیں۔انہوں نے اس تحریک میں جو یہ فرمایا ہے کہ "معاشرے میں خواتین کا تمسخر یہ کہہ کر اڑایا جاتا ہے کہ اس کی وجہ خود یہ خواتین ہیں جن کی بے پردگی اور ان کا بھڑکیلا لباس یا خواتین کا حجاب یا پردے میں نہ رہنا آج تمام مہذب دنیا میں DNA test"، اس قسم کی گفتگو اس تحریک کا حصہ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟
جناب قائم مقام سپیکر: اب تو بنا دی ہے۔
وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ شیخ صاحب کو ان چیزوں سے بہت پرہیز کرنا چاہئے چونکہ پچھلی پانچ سالہ term میں شیخ صاحب کی اسی بات پر یہاں ہر روز پھڈا ہوتا تھا۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب جنرل مشرف نے کہا تھا کہ اگر عورتیں نیکر پہن کر فٹ بال کھیلتی ہیں تو ان کی طرف آپ مت دیکھیں۔اس وقت تو لاء منسٹر صاحب نے کچھ نہیں کہا کہ جنرل صاحب آپ یہ کیوں کہہ رہے ہیں؟ چونکہ علاؤالدین جنرل مشرف نہیں ہے اس لئے یہ کہہ رہے ہیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 14/207 پر آ جائیں۔یہ تحریک شیخ علاؤالدین صاحب اور محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔کون پڑھے گا؟ محترمہ! آپ پڑھ رہی ہیں؟
محترمہ نگہت شیخ: جی۔
جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب اجازت ہے؟
شیخ علاؤالدین: جی، پڑھیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

چلڈرن ہسپتال لاہور میں بون میرو ٹرانسپلانٹ سنٹر کا قیام عمل نہ لانے سے تھیلیسیمیا کے مریضوں میں اضافہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ Bone Marrow Transplant Centre جس کو چلڈرن ہسپتال میں 2002 میں شروع کیا گیا تھا، شروع نہ کیا جا سکا ہے۔Bone Marrow Transplant Centre کی سہولت پورے پنجاب کے کسی سرکاری و غیر سرکاری ہسپتال میں کہیں بھی میسر نہ ہے۔ یقیناً یہ طریقہ علاج بہت ہی مہنگا ہے۔ جس میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ cousin marriages ہیں جس کے تدارک کے لئے اس معزز ایوان کی منظور کردہ قرار داد جو پیشتر نکاح Thalassemia Free NOC تھی پر بھی کوئی عمل نہ ہوا ہے لیکن اس وقت صرف پنجاب میں 35ہزار سے 40ہزار بچے اور افراد ایک اندازے کے مطابق اس موذی مرض کا شکار ہیں۔وہ تمام بچے جو پیدائشی طور پر تھیلیسیمیا کا شکار ہیں کا کیا مستقبل ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ حال ہی میں منایا جانے والا World Thalassemia Day جس دلفریب وعدوں اور نعروں میں گزر گیا اور ہر گزرنے والا دن مریضوں کے مسائل اور پریشانی میں اضافے کا باعث بن رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور کا آغاز 1998 میں ہوا اور اس ہسپتال میں بچوں سے متعلق forty three specialties مریضوں کے لئے میسر ہیں۔ان میں سے ایک شعبہ Hematology/Oncology کا ہے۔اس سلسلے میں ڈاکٹروں اور نرسوں پر مشتمل عملے کو آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ آف بون میرو ٹرانسپلانٹ سنٹر راولپنڈی اور آغا خان ہسپتال کراچی سے باقاعدہ تربیت کروائی گئی ہے۔ وسیع صلاح مشورہ کے بعد Bone Marrow Transplant کو مرحلہ وار شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اس ضمن میں ترکی کی حکومت نے بھی مدد کی ہے اور Bone Marrow Transplant کے لئے اپنے آلات مہیا کئے ہیں۔ پہلے مرحلے میں کینسر کے اُن مریضوں کا علاج کیا جا رہا ہے جن کے خون کے اجزاء نہایت کم ہوتے ہیں اور انہیں انتہائی نگہداشت کی ضرورت

ہوتی ہے۔چلڈرن ہسپتال لاہور میں آغاز سے ہی تھیلسیمیا اور کینسر کے امراض کی تشخیص اور علاج کی سہولت میسر ہے۔سال 2013 میں تھیلسیمیا کے 10608 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے جس کے لئے ہسپتال نے تقریباً 6 کروڑ 64 لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت لاکھوں روپے کا خرچہ کرنے کو تیار ہے لیکن ایک چھوٹا سا کام نہیں کر سکتی۔اسی معزز ایوان نے ایک قرارداد پاس کی ہے کہ قبل از نکاح تھیلسیمیا فری کا این او سی دے دیا جائے۔یہ وہ کام ہے کہ جس پر کچھ خرچ نہیں آتا۔اس معزز ایوان نے اسی حوالے سے ایک قرارداد پاس کی ہوئی ہے حکومت کو چاہئے کہ اس پر عملدرآمد کو یقینی بنائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔اب آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!وہ قرارداد بھی اسی معزز ایوان نے پاس کی ہے۔اس پر یہ جواب کیوں نہیں دیتے اور اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کرتے،یہ جواب دیں کہ اس پر عملدرآمد کرنے میں کیا حرج ہے؟اربوں روپے خرچ کرنے کی بات نہیں بلکہ ایک چھوٹا سا کام ہے جس کی وجہ سے ہماری نسلیں تباہ ہونے سے بچ سکتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اور میں اس کو dispose of کر چکا ہوں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 210/14 شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ کی طرف سے ہے۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا کے لئے خریدی گئی زمین پر ارباب اختیار کی بدنیتی کی بناء پر مزید بیس کروڑ روپے کی ادائیگی

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا نے کچھ سال قبل یونیورسٹی کے لئے زمین خریدی اور اس کی مکمل ادائیگی کے بعد قبضہ بھی حاصل کر لیا لیکن کچھ عرصہ بعد یونیورسٹی کے ارباب اختیار نے ایک سازشی دعویٰ یونیورسٹی کے خلاف دائر کروایا۔چونکہ دعویٰ سازشی تھا اس لئے یونیورسٹی کے ارباب اختیار نے دعویٰ ہذا کی پیروی نہ کی اور مختلف عدالتوں سے یونیورسٹی کے خلاف Ex-party orders ہوتے

گئے۔جب یہ معاملہ عدالت عالیہ میں پہنچا تو ارباب اختیار کی بدنیتی کی بنیاد پر یونیورسٹی کو مزید 20 کروڑ روپے کی ادائیگی کا کہا گیا اور کوئی revision appeal بھی نہ کی گئی تاکہ time barred ہو جائے۔مزید المیہ یہ ہے کہ سارا معاملہ یونیورسٹی Syndicate سے بھی پوشیدہ رکھا گیا اور اس طرح کروڑ ہا روپیہ اور وقت ضائع کر دیا گیا۔اس مسئلہ کو ہنگامی بنیادوں پر زیر بحث لانا ضروری ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میری استدعا ہے کہ اسے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 211/14 بھی شیخ علاؤالدین اور محترمہ نگہت شیخ کی طرف سے ہے۔

پنجاب ہائر ایجوکیشن اور رجسٹرار یونیورسٹی آف گجرات کی باہمی چپقلش کی بناء پر مرے کالج سیالکوٹ کے بی ایس پروگرام کے دو ہزار طلباء مستقبل کو خطرہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ رجسٹرار یونیورسٹی آف گجرات نے تاریخی مرے کالج کو BS Programme کی تمام کلاسیں ختم کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے مرے کالج سیالکوٹ کے دو ہزار طلباء جو کہ BS Programme کے ہیں کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے اور اس کی وجہ پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور یونیورسٹی آف گجرات کی باہمی چپقلش ہے۔مرے کالج یونیورسٹی آف گجرات سے affiliated ہے اور یونیورسٹی آف گجرات نے اپنا (Franchised Campus) کچھ عرصہ پہلے سیالکوٹ میں شروع کیا اور مرے کالج کی انتظامیہ کو BS Programme میں داخلے دینے کی اجازت دی۔کالج BS Programme کے چودہ مضامین میں داخلہ دے چکا ہے اور کلاسیں ہو رہی ہیں۔آئی ٹی، بی بی اے، باٹنی، کیمسٹری، ذوالوجی، میتھیمیٹکس، فزکس، سٹیٹسٹکس، اکنامکس، انگلش، اسلامک سٹڈیز، پولیٹیکل سائنس، سائیکالوجی اور اردو۔ یہ تمام چار سالہ کورسز ہیں لیکن اچانک 19۔ستمبر 2013 کو ڈاکٹر طاہر عاقل رجسٹرار یونیورسٹی آف گجرات نے مرے کالج کو تمام کلاسیں ختم کرنے کا حکم دیا اور بنیاد یہ بنائی کہ مرے

کالج کے پاس انفراسٹرکچر تھا اور نہ ہی اساتذہ موجود ہیں۔یونیورسٹی آف گجرات کے مطابق اس کا کوئی اور حل نہ تھا جس پر مرے کالج کی انتظامیہ نے ہائرایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سے رابطہ کیا اور کہا کہ ان کے پاس انفراسٹرکچر اور اساتذہ یعنی ہر چیز موجود ہے لیکن تاحال ان کی بات مانی نہیں جا رہی۔ جس پر مرے کالج نے سیکرٹری ہائرایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے پھر رابطہ کیا جنہوں نے یونیورسٹی آف گجرات کے وائس چانسلر کو مسئلہ حل کرنے کے لئے کہا لیکن دو ہزار طلباء کا مستقبل خطرے میں پڑ چکا ہے اور تاحال کوئی بھی پیش رفت نہ ہو سکی ہے۔ طلباء اور ان کے والدین سخت پریشان ہیں کہ آخر ان طلباء کا کیا قصور ہے۔ معاملہ کی سنگینی کے پیش نظر اس مسئلے کا فوری حل انتہائی ضروری ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

بحث

قبل از بجٹ بحث

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ آج کے اجلاس کے ایجنڈے پر سالانہ بجٹ بابت 15-2014 کے لئے معزز ممبران سے تجاویز لی جائیں گی۔ اس حوالے سے جو ممبران تجاویز دینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام سیکرٹری اسمبلی کو لکھوا دیں۔ واضح رہے کہ یہ ایوان تجاویز کا عمل مکمل ہونے کے بعد ایک قرارداد کے ذریعے جسے وزیر خزانہ پیش کریں گے حکومت سے ممبران کی تجاویز کی منظوری کی سفارش کرے گا۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ میں شیخ علاؤالدین کی تحسین کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کی زمین ڈائیوو کمپنی کو دینے کے حوالے سے بہت اچھا کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے ایک

watch dog کا کردار ادا کیا ہے۔ میں ان کی بھرپور support کرتا ہوں۔ پنجاب یونیورسٹی ایک تعلیمی ادارہ ہے اور کل کلاں اگر اس کی توسیع کے لئے زمین کی ضرورت پڑے گی تو پھر کہاں سے زمین لی جائے گی؟ علم اور ٹیکنالوجی کے بغیر تو ہم ترقی کر ہی نہیں سکتے۔ یہ انتہائی ضروری ہے۔ چونکہ ڈائیوو کمپنی ایک تجارتی ادارہ ہے اور وہ اپنے ارد گرد کی عمارات کو بھاری رقوم سے خرید کر اپنی توسیع کر سکتا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کی زمین ڈائیوو کمپنی کو ہرگز نہ دی جائے۔ میں شیخ علاؤالدین کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اس بحث کا آغاز وزیر خزانہ کریں گے۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہمارے لئے یہ اعزاز ہے کہ ہم اس ایوان کے پری بجٹ سیشن کا آغاز کر رہے ہیں۔ پری بجٹ اجلاس کی روایت ہم نے ہی اپنے سابقہ دور حکومت میں شروع کی تھی تاکہ آئندہ سال کے مالی بجٹ کو عوامی نمائندگان اور عوامی امنگوں کے مطابق بنایا جا سکے۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سالہ دور میں ہمارے ملک کی معیشت بد سے بدتر ہوتی جا رہی تھی۔ اس پس منظر میں پاکستان کی عوام نے وفاق اور پنجاب کی سطح پر ہم پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔ رواں مالی سال کے دوران ہماری حکومت نے معاشی حالات کی بہتری کے لئے متعدد اصلاحات کیں جس کے نتیجے میں الحمدللہ آج حکومت پنجاب کے مالی وسائل پہلے کی نسبت بہتر ہیں۔ تاہم اب بھی ہمیں باہمی مشورے اور عوامی آراء کی روشنی میں متعدد اصلاحات لانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم وطن عزیز کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا سکیں۔

جناب سپیکر! ہمارے صوبے کے اسی فیصد وسائل وفاقی محاصل سے حاصل ہوتے ہیں۔ پچھلے سال کی نسبت وفاقی حکومت نے اس سال اپنے محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں حکومت پنجاب نے بھی اپنے ٹیکسوں اور دیگر محاصل میں بہتر وصولی کی ہے جس کی وجہ سے ہمارے پاس نسبتاً زیادہ وسائل موجود ہیں۔ حکومت پنجاب نے وزیر اعلیٰ کے بجٹ اجلاس میں کئے گئے وعدے کے مطابق اپنے انتظامی اخراجات میں اس سال پندرہ فیصد کٹوتی کی ہے جس کے خزانے پر مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے سے بہتر معاشی حالت کے باوجود ہمیں درپیش challenges کو معاشی حکمت عملی کے متقاضی بنانا ہے۔ ہمارے ملک کو درپیش امن وامان کے حالات ہماری معیشت کے لئے

سب سے بڑاchallengeہیں لہذااس سال حکومت کو ایک خطیر رقم پولیس اور امن وامان کے اداروں پر خرچ کرنا پڑی ہے جو کہ اگلے مالی سال میں بھی متوقع ہے۔ہماری کوشش ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور عوام کے تعاون سے جلد از جلد امن وامان کی صورتحال میں بہتری لا سکیں تاکہ معیشت صحیح معنوں میں ترقی کر سکے۔

جناب سپیکر!توانائی کا بحران ہماری معیشت کے لئے سب سے بڑا مسئلہ ہے۔اس سال حکومت پنجاب نے اس سلسلہ میں متعدد منصوبوں کا آغاز کیا ہے۔چولستان میں 100 میگا واٹ کے سولر پاور پلانٹ پر کام کا عنقریب آغاز ہونے والا ہے۔اس سلسلہ میں تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں اور بہت جلد اس منصوبے کا آغاز کر دیا جائے گا۔بتدریج آنے والے سالوں میں اس سولر پارک کے ذریعے ایک ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔علاوہ ازیں حکومت پنجاب نے چھ اضلاع میں کوئلے سے چلنے والے بجلی گھروں پر منصوبہ بندی شروع کر رکھی ہے۔اگلے مالی سال میں ان منصوبوں پر خاطر خواہ پیشرفت متوقع ہے۔

جناب سپیکر!آئندہ مالی سال کا ترقیاتی پروگرام بھی حکومت کی موجودہ اقتصادی اور معاشی ترجیحات کو مدنظر رکھ کر ہی تشکیل دیا جائے گا جس میں غربت میں کمی، روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع کی فراہمی، سماجی شعبہ جات مثلاً تعلیم، صحت، صاف پانی کی فراہمی، فنی تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنا، صنعتی اور زرعی پیداوار میں اضافہ، خوراک، پانی اور انرجی کی صورتحال کو بہتر بنانا، پرائیویٹ سیکٹر کی تمام شعبوں میں شراکت کی حوصلہ افزائی، علاقائی توازن اور خواتین کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرنا شامل ہے۔

جناب سپیکر!ہماری یہ کوشش ہوگی کہ آئندہ مالی سال میں جاری شدہ منصوبوں کی تکمیل کو یقینی بنائیں اور مختص شدہ وسائل بہتر طریقہ سے خرچ کئے جائیں۔اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کی تشکیل کے لئے درج ذیل بنیادی اصول وضع کئے گئے ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 تین سالہ medium term development frameworkکا منصوبہ ہوگا جس میں پہلے سال یعنی 15-2014 کے لئے سکیموں کا باقاعدہ اندراج ہوگا جبکہ باقی دو سالوں کے اہداف مقرر کئے جائیں گے۔ اگلے سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں جاری سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم مختص کی جائیں گی۔ جو منصوبہ جات 70 فیصد مکمل ہو چکے ہیں ان کو 100 فیصد مکمل کرنے پر توجہ دی جائے گی۔اسی طرح پچھلے سالوں کے نامکمل منصوبہ جات جو کہ کسی وجہ سے ADP میں شامل نہ ہو سکے،

کو بھی ADP میں شامل کیا جائے گا تاکہ پہلے سے کی گئی سرمایہ کاری ضائع نہ ہو اور منصوبوں کو مکمل کر کے بروئے کار لایا جا سکے۔ عوامی نمائندوں کی سفارشات پر عملدرآمد کے لئے متعدد شعبہ جات میں فنڈز مختص کئے جائیں گے۔ جو منصوبہ جات بیرونی امداد کے تحت شروع کئے گئے ہیں وہ لازمی طور پر ADP میں شامل کئے جائیں گے۔ سماجی بہبود کے شعبہ جات مثلاً تعلیم، صحت، صاف پانی کی فراہمی اور نکاسی آب وغیرہ کے لئے خاطر خواہ رقوم مختص کی جائیں گی تاکہ حکومت اپنے اصلاحی منصوبوں کی تکمیل کر سکے۔ حکومت کی ترجیحات کے مطابق کم ترقی یافتہ اضلاع کو ترقی یافتہ اضلاع کے برابر لانے کے لئے خصوصی توجہ دی جائے گی۔ خاص طور پر وہ اضلاع جہاں بنیادی سہولتوں کی کمی ہے مثلاً جنوبی پنجاب، چولستان اور بارانی علاقوں کی ترقی کے لئے بھی ترجیحی بنیادوں پر فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب نے مختلف اضلاع کے اپنے دوروں کے دوران عوامی نمائندوں کی نشاندہی پر جن منصوبوں کا اعلان یا آغاز کیا ان کو ترجیحی بنیادوں پر مالی سال 15-2014 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جائے گا تاکہ ان پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جا سکے۔ اسی طرح موجودہ مالی سال کے دوران وزیراعلیٰ پنجاب کے احکامات کے تحت جو ترقیاتی منصوبہ جات ضلعی پیکج کے تحت شروع کئے گئے ہیں ان کی تکمیل کے لئے اگلے مالی سال میں مطلوبہ رقوم مہیا کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبران اسمبلی کے علم میں یہ بات لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بے شک ہمارے انفرادی حلقوں کے مسائل کی نشاندہی اور ان کا حل انتہائی اہم ہے لیکن موجودہ حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی و صوبائی سطح کے مسائل سے پہلو تہی ہرگز ممکن نہ ہے۔ ہم آج کل انرجی و پانی کی قلت اور دیگر وجوہات کی بناء پر معاشی اور سماجی مسائل کا شکار ہیں اور ان کے ادراک اور حل کے لئے ہمیں اجتماعی سوچ بچار سے اپنی ترجیحات کا از سر نو تعین کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دستیاب وسائل کی حلقہ جاتی اور صوبائی سطح پر تقسیم میں ترجیحات کے مطابق توازن کی نہایت اہمیت ہے۔ ہمارے بہت سارے حلقہ جاتی مسائل کا حل وسائل کی اسی متوازن تقسیم میں پنہاں ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبران صوبائی اسمبلی بجٹ سازی میں کلیدی کردار کے حامل ہیں۔ میری معزز ممبران اسمبلی سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنی منصبی ذمہ داری کا پاس کرتے ہوئے اس اجلاس میں بھرپور شرکت فرمائیں اور مثبت تنقید اور تجاویز کے ذریعے ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ اگلے سال کا بجٹ بھی صحیح معنوں میں عوامی جذبات کا عکاس ہو۔ میں اپنے تمام معزز ممبران کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کھلے دل سے مثبت تنقید اور بہتر تجاویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آج محترم وزیر قانون نے مظفر گڑھ کے واقعہ کے حوالہ سے رپورٹ اس معزز ایوان میں پیش کرنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آج آپ نے مظفر گڑھ کے واقعہ کے اوپر ایوان میں کچھ بتانا تھا۔

پوائنٹ آف آرڈر
مظفر گڑھ کی رہائشی لڑکی سے گینگ ریپ کی انکوائری رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مظفر گڑھ کا جو افسوس ناک اور انتہائی قابل مذمت واقعہ ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بنیادی سوچ ہے اور اس سوچ کے لئے کسی کا شاید زمیندار ہونا، سردار ہونا یا جاگیر دار ہونا ضروری نہیں ہے۔ اُس دن جب یہ بات ہوئی تھی اور میڈیا میں ایک دو جگہ پر رپورٹ ہوئی تو میں نے اُس کی وضاحت کی تھی اور وہ بات درست ثابت ہوئی کہ بد قسمت خاتون جس کا نام آمنہ تھا اس کے ساتھ 5۔جنوری کو یہ واقعہ پیش آیا۔ وہ اپنے بھائی کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہی تھی کہ اُن کو آگے سے چار لوگوں نے روکا جن کے متعلق اُس نے خود اپنی ایف آئی آر اور اپنے بیان میں بتایا کہ انہوں نے اپنے چہروں کو ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے اُن کو روک کر اُس کے بھائی کو مارا پیٹا۔ اُس کے اوپر ریوالور تان لیا اور اُس کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی۔ اُس کوشش میں اُس کے کپڑے وغیرہ پھٹ گئے لیکن اُس کے شور واویلا اور اُس کی resistance پر قریب سے کچھ لوگ اُس طرف متوجہ ہوئے تو ملزمان بھاگ گئے۔ یہ واقعہ جب رپورٹ ہوا اور مقدمہ درج ہوا تو اس مقدمہ کی تفتیش ذوالفقار نامی ASI کو دی گئی---

(اذانِ مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لا منسٹر صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ مقدمہ درج ہوا اور اس میں ذوالفقار نامی شخص تفتیشی آفیسر تھا، اس نے تفتیش عمل میں لائی، ان چار ملزمان میں سے صرف ایک آدمی کو انہوں نے کہا کہ وہ نادر تھا کیونکہ اس کا

نقاب تھوڑا سرک گیا تھا تو اس کو پہچان لیا گیا۔ یہ نادر اسی خاندان کا فرد تھا کیونکہ آمنہ مرحومہ کی بہن نادر کے بھائی سے بیاہی ہوئی ہے۔ ذوالفقار تفتیشی آفیسر نے وقوعہ کو تفتیش میں درست ثابت کیا کہ یہ وقوعہ ہوا ہے، آمنہ کی بہن کا بیان ریکارڈ کیا، کچھ اور لوگوں کا بیان ریکارڈ کیا، نادر کے متعلق اس نے plea of alibi یہ بنائی کہ یہ اس وقت وہاں پر موجود نہیں تھا بلکہ فلاں جگہ پر موجود تھا اور وہاں سے بھی کچھ لوگوں کا بیان لکھا۔ اس کے بعد نادر کو اس نے بے گناہ قرار دے دیا۔ اس سے پہلے نادر کو ضمانت قبل از گرفتاری کا موقع ملا یا موقع دیا گیا اور اس کی بغیر گرفتار ہوئے ضمانت confirm ہو گئی یا وہ بے گناہ ہو گیا۔ اس کے بعد مرحومہ آمنہ جو کہ فرسٹ ائیر کی طالبہ جس کی عمر تقریباً اٹھارہ سال تھی وہ اپنی والدہ کے ساتھ ڈی پی او کے پاس گئی، اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی گئی تو انہوں نے ایک ڈی ایس پی کے ذمہ یہ تفتیش لگائی۔ ڈی ایس پی نے بھی تفتیش کے بعد وقوعہ کا درست ہونا بیان کیا اور نادر کا بے گناہ ہونا بھی درست بیان کیا جس پر نادر کی ضمانت confirm ہوئی۔ نادر نے مبینہ طور پر اس گاؤں میں جا کر اپنی بے گناہی پر مٹھائی تقسیم کی۔ وہ چھوٹا سا گاؤں ہے، ایسی چیزیں پھر دوسرے فریق کے لئے ہمارے دیہاتی وسیب کے حوالے سے ناقابل برداشت ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد پھر یہ بدقسمت واقعہ پیش آیا۔ اس معاملے کو جب پوری گہرائی اور detail سے دیکھا گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ تفتیش میرٹ پر ہونی چاہئے، اگر ایک تفتیشی کا میرٹ یہ کہتا ہے کہ ایک آدمی گنہگار یا ایک آدمی بے گناہ ہے لیکن کیا اس تفتیشی کی یہ ذمہ داری نہیں کہ وہ جب یہ لکھتا ہے کہ یہ وقوعہ ہوا ہے اور جس کو مدعی یا مدعیہ نامزد کر رہی ہے کہ یہ گنہگار ہے اس کو تو وہ بے گناہ کر رہا ہے لیکن ملزمان کو اڑھائی ماہ میں گرفتار بھی نہیں کر رہا۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے مسل پر کوئی تحرک موجود نہیں ہے۔ آخر وہ کون سی وجہ ہے کہ بے گناہ کرنے میں تو تفتیشی صاحب کو، ایس ایچ او صاحب کو بھی جنہوں نے ضمنی پر دستخط کئے اور ڈی ایس پی صاحب کو بھی بڑی جلدی تھی لیکن ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے جبکہ خود ان کی تفتیش یہ ہے کہ یہ وقوعہ ہوا ہے۔ اس کی مسل پر کوئی تحرک یا دلچسپی موجود نہیں تھی جس کی بنیاد پر ان لوگوں کو gross criminal negligence کا مرتکب پایا گیا اور ان کے خلاف اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر سرانجام نہ دینے اور ایک مظلوم victim کو ایسی انتہا تک پہنچانے میں کہ جہاں پر جا کر وہ ایک ایسا انتہائی قدم اٹھائے اس کا قصوروار پایا، ان کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے اور اس کی تفتیش ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی جس کی سربراہی ایڈیشنل آئی جی انوسٹی گیشن کے سپرد کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ڈی پی او مظفر گڑھ جس کی ذمہ داری تھی کہ ان کے پاس ایک اٹھارہ سالہ غریب جوان بچی جو دو مرتبہ ان کے دفتر میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میرے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، میرے ساتھ ناانصافی ہو

رہی ہے میری تفتیش ٹھیک نہیں ہوئی۔اس کو جو بے گناہ کیا گیا ہے یہ غلط ہے یا میرے ملزموں کو گرفتار نہیں کیا گیا تو انہیں اس معاملہ کو routine میں نہیں لینا چاہئے تھا۔انہیں یہ چاہئے تھا کہ وہ اس کی تفتیش کو تبدیل کرتے، اوّل تو یہ چاہئے تھا کہ فوری طور پر دونوں فریقین کو اپنے دفتر بلاتے، بلانے کے بعد اس بات کی گہرائی تک پہنچتے اور اس کے بعد اس کی تفتیش تبدیل کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اس لئے ان کے خلاف بھی حکومت نے ایکشن لیا ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب خود موقع پر گئے، یہ ساری بات انہوں نے خود اپنے طور پر بھی معلوم کی اور اس کے علاوہ مختلف ایجنسیوں کی رپورٹوں سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے، جیسے میں نے عرض کیا ہے۔اس مقصد کے لئے ان لوگوں کو سزا دی گئی۔ یہ جو negligence کا رویّہ ہے، کس نے اس تفتیشی کو روکا تھا کہ وہ ایک ملزم کو جسے مدعیوں نے نامزد کیا ہے اس کو وہ بے گناہ لکھنے سے پہلے گنہگاروں کو گرفتار بھی کرتا اور کیا ایس ایچ او کی یہ ذمہ داری نہیں تھی، کیا ایس ایچ او کو حکومت یا وزیراعلیٰ نے جا کر بتانا تھا کہ یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ڈی ایس پی کے پاس جب وہ تفتیش verification کے لئے آئی ہے تو کیا اس کا یہ کام نہیں تھا کہ وہ نادر کی verification تو کرے لیکن باقی ملزمان کی گرفتاری کے لئے کوئی تحرک نہ کرے۔ڈی پی او کا دفتر کیا اس لئے ہے کہ وہاں پر جو ظلم کا شکار لوگ آئیں تو وہ ان میں سے کسی کو کسی کی طرف اور کسی کو کسی کی طرف بھیج دیں۔اس کا تدارک اور سدباب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو جو اپنے فرائض میں کوتاہی کریں ان کو exemplary punishment ملنی چاہئے اور ایسا ہی اس کیس میں ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان لوگوں کو جو اپنے فرائض کو پوری commitment سے نبھانے سے عاری رہتے ہیں یا اس قسم کا رویّہ اختیار کرتے ہیں تو ان کو بالکل اس سے سبق حاصل ہوگا۔اس کے علاوہ ہمارے پورے معاشرے کو اس قسم کی ذہنیت سے نجات چاہئے۔ یہ تو above doubt ہے کہ اس واقعہ کو first investigation سے لے کر ایڈیشنل آئی جی تک سب نے یہ کہا ہے کہ مرحومہ آمنہ کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے۔یہ واقعہ یقیناً بربریت، ظلم اور زیادتی ہے جس پر میں سمجھتا ہوں کہ ایسے رجحانات جو معاشرے میں پائے جاتے ہیں اور اس قسم کے جو لوگ ہیں ان پر نہ صرف قانون کی گرفت ہونی چاہئے بلکہ پورے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کے خلاف بھرپور resistance اور بھرپور نفرت کا اظہار ہونا چاہئے تاکہ ایسے روّیے اس معاشرے سے ختم ہوں اور اس قسم کے واقعات دوبارہ جنم نہ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)
(وقفہ برائے نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 7 بج کر 16 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کورم کی نشاندہی

جناب احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
جی، گنتی کی گئی کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس بروز منگل 18۔مارچ 2014 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔